ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

اپریل 2019ء

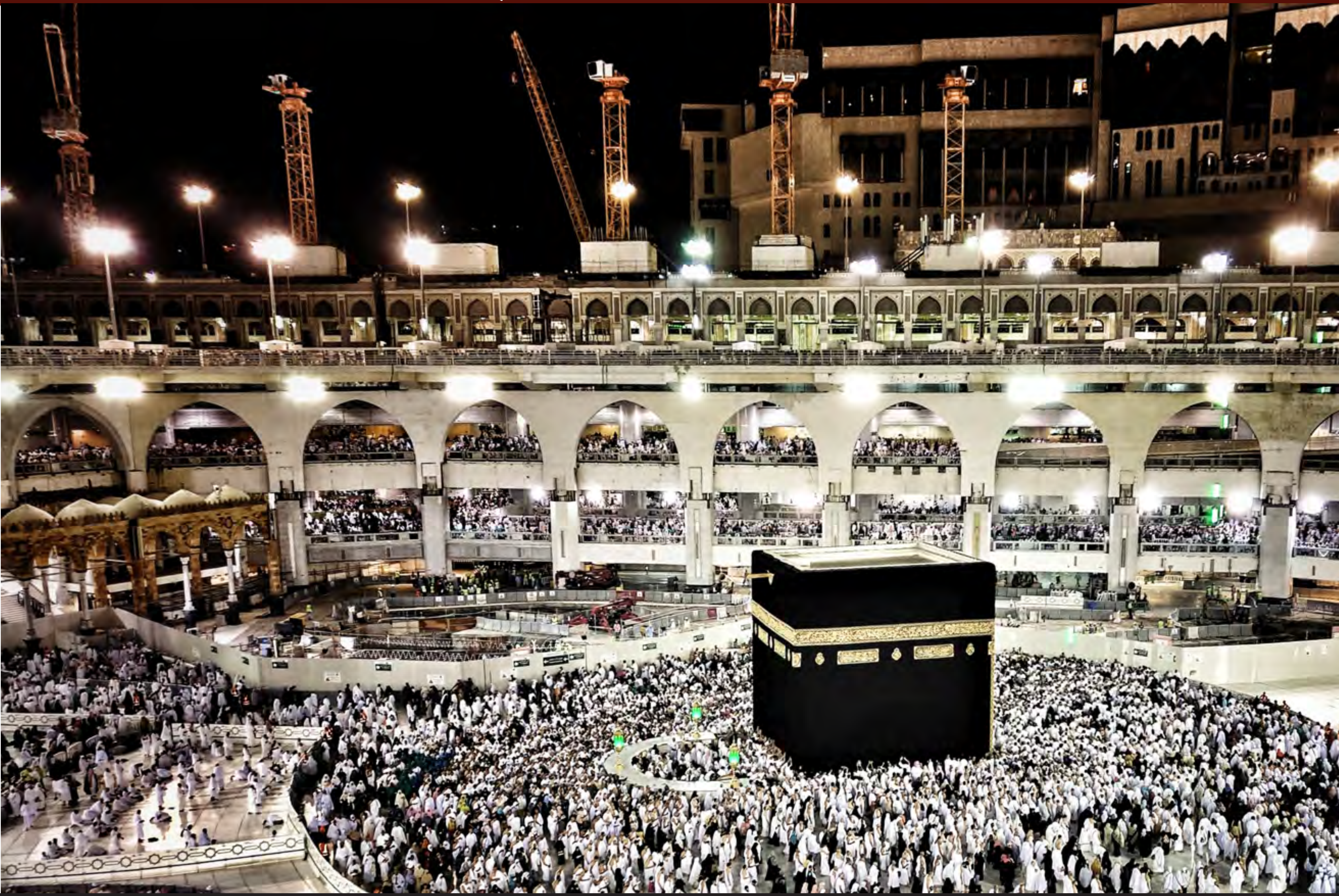

اے ایمان دارو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

(سورۃ محمد: 34، از تفسیر صغیر)

اطاعت اور انسان کا انجام بخیر

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ

خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے چلے جاؤ۔ اس وقت تک کہ تم اس دنیا میں آخری سانس لو امیں اس تسلسل کا مفہوم **ولا تبطلوا اعمالکم** سے نکالتا ہوں۔ چنانچہ **ولا تبطلوا اعمالکم** میں فرمایا کہ تم اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ کیونکہ نیکی کو سوائے بدی کے اور کوئی چیز ضائع نہیں کر سکتی۔ بہر حال نیکی بدی کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ہر نیکی بدی کا کفارہ بن جاتی ہے۔ ہر نیکی خدا تعالیٰ کی آنکھ میں قہر کو بدل کر پیار کے جذبات پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن اگر عمر کے آخری حصے میں نیکی کی بجائے بدی اباء اور استکبار ہو تو گویا سب نیکیاں رائیگاں چلی گئیں سب ضائع ہو گئیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! آخری وقت تک آخری سانس تک خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور رسول کے نائبین کی اطاعت کرتے چلے جانا تا کہ ایسا نہ ہو کہ **ولا تبطلوا اعمالکم** کی رو سے تمہارا انجام بخیر نہ ہو اور تمہارے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے اور تمہارے اعمال باطل اور ضائع ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شیطان کے اس شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں فرشتوں کے پہرے میں رکھ کر ہمارا انجام بخیر کرے اور دنیا کی کوئی طاقت اور دنیا کی کوئی قوت اور دنیا کے سارے اموال مل کر بھی ہمیں جھوٹا ثابت کرنے والے نہ ہوں۔

(از تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، انوار القرآن، صفحہ 305)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اپریل 2019ء جلد نمبر 48 شمارہ 4

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عائلی زندگی از مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مرحوم	7
☆	نظام شوریٰ کی اہمیت اور نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریاں از مکرم محمود طاہر صاحب	12
☆	مسجد بیت النور کیلگری۔ زریں قربانیوں کا تذکرہ از شعبہ تدوین تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا	16
☆	عہدیداران کے انتخاب کا سال۔ حضور انور کی اہم نصائح اور ہدایات از مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب	18
☆	رپورٹ حفظ القرآن سکول کینیڈا	22
☆	جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	26
☆	جلسہ ہائے مصلح موعودؓ	28
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	33

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

فَمَآ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَمَاعِنۡدَاللّٰہِ خَیۡرٌوَّاَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ o وَالَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَالۡاِ ثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَامَاغَضِبُوۡاھُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ o وَالَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡالِرَبِّہِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ۪ وَاَمۡرُھُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَہُمۡ ۪ وَمِمَّارَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ o وَالَّذِیۡنَ اِذَآ اَصَابَہُمُ الۡبَغۡیُ ھُمۡ یَنۡتَصِرُوۡنَ o وَجَزٰٓؤُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُھَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ o

(سورۃ الشوریٰ 42: 37-41)

پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا عارضی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اچھا اور ان لوگوں کے لئے سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔ اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جن پر جب زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔ اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنۡ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا قَالَتۡ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : اَلۡمُسۡتَشَارُ مُؤۡتَمَنٌ۔

(جامع ترمذی، ابواب الاستیذان والاداب باب ان المستشار مؤتمن۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 427)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یعنی مشورہ میں دیانتداری اور خلوص ہونا چاہیئے۔

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسۡتَشَارَکَ فَاَ شِرۡہُ بِا لرُّشۡدِ فَاِنۡ لَمۡ تَفۡعَلۡ فَقَدۡ خُنۡتَہُ۔

(مسند الامام الا عظم، کتاب الادب بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 429)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا

’’بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں، مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا، تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (سورۃ الانعام 60:6)

سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے، تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا، لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے۔ وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں۔ وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے۔ وہ اُتنا ہی خدا سے دُور ہے، لیکن اگر اُس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ اُن کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَنْ عَادَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں، بلکہ ان کے پاس جو جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں، لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، جدید ایڈیشن، صفحہ 9-10)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے
ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

خطبہ جمعہ فرمودہ 04رجنوری 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ،تسمیہ،سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج سال 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے یہ سال کامیاب کرے اور برکتوں والا بنائے اور جماعت کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ رسمی مبارکباد سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اصل مبارکباد اس چیز کی ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک نیا سال دکھایا ہے ہمیں اس میں اپنی کمزوریاں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس نئے سال میں ہمیں اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کا عہد ہم نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے کیا ہے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے بارہا یہ بیان کیا ہے کہ نری بیعت سے کچھ فائدہ نہیں۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد چاہئے کہ تم نیک بنو،متقی بنو،استغفار میں لگے رہو۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ صرف قول اور دعاوی سے راضی نہیں ہوتا بلکہ ہمارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

پھر حضورِ انور نے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور بیان فرمایا کہ اس زمانہ میں حقیقی مالی قربانی صرف حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی جماعت میں نظر آتی ہے کیونکہ اس زمانہ میں آپ نے حقیقی اسلام کو قائم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ التغابن 64:17)

ترجمہ: پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں تاکید کی ہے کہ بخل سے بچو کیونکہ بخل نے ہی پچھلی اقوام کو تباہ کیا۔ یعنی کھلے دل سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج احمدی پوری دنیا میں مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ نہ صرف پیدائشی احمدی قربانی کرتے ہیں بلکہ نئے آنے والوں میں بھی مالی قربانی کے اعلیٰ نمونے نظر آتے ہیں۔

حضورِ انور نے بہت سے ممالک مثلاً گھانا، گنی کوناکری، برکینا فاسو، یوکے، رومانیا اور انڈیا کے احمدیوں کے واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح انھوں نے تنگ حالات کے باوجود وقفِ جدید کے لئے قربانی کی اور پھر مشاہدہ کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں برکت ڈالی۔ بعض کاروباری لوگوں کا ذکر فرمایا کہ ان کی پاک نیت کی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں برکت ڈالی۔ بعض بیمار لوگوں کا ذکر فرمایا کہ کس طرح ان کی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اِن کو اُن کی بیماری سے نجات دلا دی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے احمدی بچوں کی بھی قربانیوں کا بھی ذکر فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ احمدی والدین کو اپنے بچوں کو Fortnite Game سے دُور رکھنا چاہئے کیونکہ اس کے بہت سے نقصانات سامنے آ رہے ہیں۔

احباب سے گزارش ہے کہ حضورِ انور کا مکمل خطبہ سنیں اور یہ تمام ایمان افروز واقعات اپنے اہل وعیال کے ساتھ سنیں اور ان سے فائدہ حاصل کریں۔

حضورِ انور نے گزشتہ سال کے کوائف بھی بیان فرمائے۔

مجموعی طور پر 91 لاکھ 34 ہزار پاؤنڈ اس سال وقفِ جدید میں ادا کئے گئے جو پچھلے سال سے 2 لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔

پاکستان کے بعد ممالک مندرجہ ذیل ہیں: یوکے، جرمنی، امریکہ، کینیڈا، انڈیا، آسٹریلیا، بھارت، مشرقِ وسطیٰ کی ایک جماعت، گھانا، مشرقِ وسطیٰ کی ایک جماعت۔

کینیڈا کی اول امارات:

وان، کیلگری، پیس ولیج، بریمپٹن، وینکوور۔

کینیڈا کی اول جماعتیں:

ڈرہم، ونڈزر، بریڈفورڈ، ایڈمنٹن ویسٹ، سیسکاٹون نارتھ، سیسکاٹون ساؤتھ، مانٹریال ویسٹ، ہملٹن ویسٹ، ایبٹس فورڈ۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 11رجنوری 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کے خطبہ جمعہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ نے بدری صحابہؓ کا ذکر جاری رکھا اور ان کے ایمان و اخلاص اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات بیان فرمائے۔ حضرت خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگِ بدر کے وقت جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر پڑاؤ کیا تھا آپ اس جگہ کو خریدنا چاہتے تھے لیکن آپؓ سے قبل حضرت سعدؓ نے اس جگہ کو خرید لیا جو سقیہ کے نام سے مشہور ہوا۔

آپؓ کے والد بھی صحابیؓ تھے جو ٹانگ کی بیماری کی وجہ سے جنگِ بدر میں شامل نہ ہو سکے تھے لیکن جنگِ احد کے وقت انہوں نے مصر ہو کر اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں ضرور اس میں شامل ہوں گا

اورتم مجھے روک نہیں سکتے۔ آپؓ کے بیٹوں نے آپؓ کو روکنا چاہا۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میں آپؐ کے ساتھ جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں اور امید ہے کہ میں اپنی لنگڑی ٹانگ کے ساتھ ہی جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کا جوش دیکھ کر آپؓ کو اجازت دے دی۔ آپؓ جنگِ احد میں شہید ہوئے۔

حضورِانور نے حضرت عقبہ بن عامرؓ کے متعلق بیان فرمایا جو مدینہ کے ان لوگوں میں شامل تھے جو شروع میں ایمان لے آئے تھے۔ یہ مدینہ کے لوگوں کا گروہ تھا جنہوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہماری قوم آپس میں خانہ جنگی میں ملوث ہے اور ہم میں کوئی اتحاد نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپؐ کے ذریعہ اور اسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر اتحاد پیدا کردے گا۔ پھر انہوں نے مدینہ واپس جا کر اسلام کی تبلیغ شروع کردی اور اگلے سال لوگوں نے واپس آ کر بیعت کی۔ بیعت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اس بیعت پر قائم رہے اور اس کی شرائط پوری کیں تو اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عطا فرمائے گا۔

حضورِانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ وہ زمانہ تھا جب ظاہری طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی قوم مکہ میں نہایت کمزور تھی۔ دنیوی طور پر کوئی طاقت آپؐ کو حاصل نہ تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑا جوش اور بڑا رعب پایا جاتا تھا۔ آپؐ کو خدا پر پورا یقین تھا کہ جس خدا نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے وہ ضرور آپؐ کو کامیاب کرے گا۔ ایسی کمزوری کی حالت میں آپؐ کا پُر رعب سلوک اور آپؐ کا اعتماد اس زمانہ کے دشمنوں کو بھی حیرت میں ڈالتا تھا اور آج تک کے تاریخ دان اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ حضورِانور نے ایک مغربی تاریخ دان ولیم میور کے حوالہ جات پیش کئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام صحابہؓ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضورِانور نے امریکہ کی ایک پرانی افریقن خاتون سسٹر عالیہ شہید صاحبہ کی نمازِ جنازہ کا اعلان فرمایا جو 26 دسمبر 2018ء کو 105 سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔ آپ نے 1936ء میں بیعت کی۔ ایک لمبا عرصہ آپ خدمت بجا لائیں۔ مثلاً بطور صدر لجنہ اماء اللہ اور بطور جنرل سیکرٹری رہیں۔

حضورِانور نے آپ کی بیعت کا دلچسپ واقعہ بیان کیا کہ کس طرح آپ عیسائی تھیں اور جماعت کی کتب پڑھنے کی وجہ سے اور مبلغین سے ملاقات کے بعد آپ نے بیعت کی۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کے مسجد فنڈ کا آغاز کیا، لجنہ اماء اللہ کا تبلیغ ڈے کا آغاز کیا۔

آپ ہمیشہ قرآنِ کریم کی یہ آیت پڑھتی رہتی تھیں کہ:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ o (سورۃ الصف 5:61)

یعنی یقیناً اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

آپ کو جماعت کی فتح پر پورا یقین تھا اور ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ اس فتح کے لئے ضروری ہے کہ ہم خلافت سے چمٹے رہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کا پختہ تعلق تھا جس کی وجہ سے لوگ آپ کی طرف کھچے چلے آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ فرمودہ 18رجنوری 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معروف صحابی حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔

آپؓ ایک سیاہ فام غلام تھے جو ان لوگوں میں سے تھے جو شروع زمانہ میں مسلمان ہوئے اور اسلام لانے کی وجہ سے آپؓ کو بہت مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔ جب آپؓ پر مظالم کی انتہا ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؓ کو خرید لیا اور آپؓ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کام کرنے لگے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہجرت فرمائی تو حضرت عامرؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔

حضورِانور ایدہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ کی ہجرت کی تفصیلات بیان فرمائیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپؓ کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کا ذکر فرمایا۔

ہجرتِ مدینہ کے وقت کفارِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑنے پر ایک بڑا انعام مقرر کیا۔ اس ضمن میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سراقہ بن مالک کا واقعہ بیان فرمایا کہ کس طرح یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑنے کی خاطر ان کے بہت قریب پہنچا۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اس لئے سراقہ بار بار ناکام ہوا۔

اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے متعلق ایک پیشگوئی بھی فرمائی کہ اے سراقہ! تیرا کیا حال ہوگا! جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہوں گے۔ حضورِانور نے اس پیشگوئی کی بھی تفصیل بیان کی کہ کس طرح مسلمانوں کو ایرانیوں پر فتح کے بعد یہ پیشگوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں پوری ہوئی۔

حضورِانور ایدہ اللہ نے غارِ ثور کے واقعہ کا بھی ذکر فرمایا کہ کس طرح کفار غارِ ثور کے سامنے آ پہنچے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کے باعث انہوں نے غار کے اندر جھانک کر نہیں دیکھا۔ انہوں نے یہی سمجھا کہ اس غار کے اندر کوئی پناہ نہیں لے سکتا۔

دو دن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ ثور سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپؐ نے آخری بار مکہ کی طرف رخ کیا اور کہا کہ اے مکہ کی بستی، تو مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقع پر کہا کہ ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے اب یہ ہلاک ہوں گے۔

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بئر معونہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ حضورِانور نے آپؓ کی شہادت کا واقعہ بیان فرمایا۔ جب حضرت عامرؓ کو شہید کرنے کے لئے ان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اونچی آواز میں کہا فزت برب الكعبة کہ کعبہ کے رب کی قسم کہ میں کامیاب ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ وفا کے پتلے تھے جنہوں نے ہر موقع پر وفا کا اظہار کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 25رجنوری 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج جن بدری صحابہ کا ذکر ہوگا ان میں پہلے حضرت طفیل بن حارث رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کا تعلق قریش سے تھا۔ اپنے بھائی عبیدہ اور حسین کے ساتھ بدر میں شامل ہوئے۔ اسی طرح احد اور خندق اور تمام غزوات میں آنحضور ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ ان کی وفات 70

سال کی عمر میں ہوئی۔

حضرت سلیم بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ۔عقبہ میں 70 آدمیوں کے ساتھ بیعت کی۔بدر اور احد میں شامل ہوئے۔احد میں شہادت پائی۔

سلیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ۔بدر میں شامل ہوئے۔احد میں شہادت پائی۔

سلیم بن ملحان انصاری رضی اللہ عنہ۔بدر واحد میں شرکت کی۔بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

سلیم بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ۔بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔وفات حضرت عثمان کے دور میں ہوئی۔

حضرت جابر بن عبداللہ بن ریاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ان چھ انصار صحابہؓ میں سے ہیں جو سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل چند انصار کی حضور ﷺ سے مکہ میں ملاقات ہوئی۔واپس جا کر انہوں مدینہ میں تبلیغ اسلام شروع کی۔اس وقت جب کہ آنحضور ﷺ کا پیغام باقی قبائل سختی سے رد کر چکے تھے۔ان کی بیعت کی وجہ سے امید کی ایک کرن پیدا ہوئی۔اور ساتھ یہ فکر بھی تھی کہ آیا یہ چھوٹی سی جماعت استقامت کے ساتھ بیعت پر قائم رہتے ہیں یا نہیں۔بہر حال جب اگلے سال یہ لوگ واپس آئے تو ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

حضرت منذر بن عمرو بن خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔زمانہ جاہلیت میں بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔بدر میں اور احد میں بھی شریک ہوئے۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ یہ بڑے صوفی مزاج آدمی تھے۔بئر معونہ میں شہید ہوئے بئر معونہ کے واقعہ کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔کہ کس طرح نجد کے ایک قبیلے کے رئیس کی درخواست پر صحابہؓ کی ایک جماعت نجد کی طرف بھجوائی گئی۔آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھے نجد والوں کی طرف سے اطمینان نہیں لیکن ان کے رئیس نے خود ان صحابہ کی حفاظت کا ذمہ لیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ بدقسمتی سے بئر معونہ کے بارہ میں بھی دو مختلف روایات ملتی ہیں جن سے حقیقت پوری طرح متعین نہیں ہو سکتی۔آنحضور ﷺ نے حضرت منذرؓ کی امارت میں یہ وفد بھجوایا تھا۔یہ لوگ ایک مقام پر جو ایک کنویں کی وجہ بئر معونہ کے نام سے موسوم تھا پہنچے۔پھر بعد کا واقعہ ہے کس طرح سب کو شہید کر دیا گیا۔جب جبرائیل نے حضور ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی تو حضور ﷺ نے حضرت منذرؓ کے بارہ میں فرمایا کہ انہوں یہ جانتے ہوئے کہ شہادت مقدر ہے لڑتے ہوئے شہادت کو قبول کیا۔

حضرت عمیر بن عامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔بدر اور احد میں شامل تھے۔جب بیعت عقبہ میں شامل ہونے کے لئے نکلے تو پتہ چلا کہ بیعت ہو چکی ہے۔پھر ایک اور صحابی کی ذریعہ بیعت کی۔

حضرت قیس بن السکن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ان کی کنیت ابو زید تھی۔تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ان کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے حضور ﷺ کے زمانہ میں قرآن جمع کیا۔انصار میں سے چار صحابہ نے قرآن جمع کیا تھا۔ان میں سے ایک ابو زید تھے۔

حضرت ابو الیسر کعب بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔بدر کے روز آپؓ نے حضرت عباسؓ کو گرفتار کیا تھا۔انہوں نے جنگ کے دوران مشرکین کا جھنڈا بھی چھین لیا تھا۔دیگر غزوات میں بھی شامل ہوئے۔جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ شامل ہوئے۔

دبلے پتلے تھے۔20 سال عمر تھی۔آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا تم نے کس طرح عباس کو قید کر لیا تم تو دبلے ہو اور وہ لمبے چوڑے اور جسیم ہیں۔کہنے لگے کہ ایک ایسے شخص نے میری مدد کی تھی جس کو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ بعد میں کبھی دیکھا۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس میں تیری ایک معزز فرشتے نے مدد کی ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن سے اللہ راضی ہوا۔آنحضور ﷺ کے ہر ارشاد کو باریکی سے دیکھتے تھے اور اس پر عمل کرتے تھے۔

خواہش تھی تو یہی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔عجیب شان تھی ان کی!انہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کے طریقے سکھائے اللہ تعالیٰ کی خشیت کے طریقے بھی سکھائے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

''اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم کرنا ہے اور اس کو صحیح خطوط پر چلانا ہے۔تو اس کے لئے عہدیداران کو ... ایک تو وہ ہیں جو جماعت کے عام ممبر ہیں۔جتنے زیادہ مضبوط ہوں گے، جتنا زیادہ ہر شخص کا نظام سے تعلق ہوگا، جتنی زیادہ ان میں اطاعت ہوگی جتنی زیادہ قربانی کا ان میں مادہ ہوگا، اتنا ہی زیادہ نظام جماعت مضبوط ہوگا۔''
(خطباتِ مسرور، جلد اول، صفحہ 524)

داستاں عشق و وفا کی

مکرم انور ندیم علوی صاحب

کتنی بدلی سارے گلشن کی فضا ؟ کیسے کہوں
اُڑ گئی امن و سکوں کی فاختہ ، کیسے کہوں

بے اماں ہیں سب پرندے کیا ہوا ؟ کیسے کہوں
ہم صفیرو ! آشیاں کیونکر جلا ؟ کیسے کہوں

مصلحت پرور شرافت بھی ہے گونگی ہو گئی
ظالموں کا حوصلہ کیونکر بڑھا ؟ کیسے کہوں

اک طرف وحشی درندے، اک طرف لب پہ دعا
تھا انوکھا کس قدر یہ معرکہ ، کیسے کہوں

داستاں عشق و وفا کی با وضو تحریر کی
فرش پر ، دیوار و در پہ کیا لکھا کیسے کہوں

جاں نثاروں کی تھی آمد ، قافلہ در قافلہ
اہل ربوہ حوصلہ در حوصلہ کیسے کہوں

پیارے آقا کی دعاؤں کی عجب تاثیر تھی
غم کا بھاری بوجھ بھی ہلکا ہوا کیسے کہوں

دل سمندر تھا سبھی اشکوں کے دریا پی گیا
کتنی مشکل سے یہ بند باندھا گیا کیسے کہوں

ساتھ ہے خوشبو تمہاری اے شہیدانِ وفا !
تم بسے ہو روح میں تم کو جدا کیسے کہوں

آنکھ کی شبنم بھگوتی ہی رہی کاغذ ندیم !
دردِ دل کا ماجرا کیسے لکھا کیسے کہوں

قسط دوئم

ذکرِ حبیبؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عائلی زندگی

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مرحوم ایم۔اے۔سابق ناظر اعلیٰ و امیر مقامی صدر انجمن احمدیہ ربوہ

✿......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں آپ جانتے ہیں کہ دو بیماریاں ساری زندگی حضور کے لاحق رہیں۔ ان بیماریوں کے پیش نظر اور اس وجہ سے بھی کہ حضور کی خوراک بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھی حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا آپؑ کے لئے آپ کی پسند اور طبیعت کے مطابق کھانے کا بندوبست فرماتی تھیں لیکن کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا تھا کہ مہمانوں کے ہجوم میں حضور کے لئے غذا کا وہ اہتمام نہ ہوسکتا تھا جو کہ ہونا چاہئے تھا۔ ایسے موقع پر حضور سے محبت رکھنے والے اصحابؓ اس کو بہت محسوس کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقع کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ منشی عبدالحق لاہوری پنشنر نے جو پہلے حضور سے محبت اور عقیدت اور حسن ظنّی رکھتے تھے مگر بعد میں الگ ہو گئے تھے حضور کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ:

’’آپ کا کام بہت نازک ہے اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے آپ کو چاہیے کہ جسم کی صحت کی رعائت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لئے ہر روز تیار ہونی چاہئے۔‘‘

ان کی بات کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں۔‘‘

منشی عبدالحق صاحب اس پر کہنے لگے:

’’اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں پاتے اور رعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ممکن ہے میرا حکم ٹل جائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں گے۔‘‘

محبت کے جوش میں حضرت مولوی عبدالکریمؓ نے یہ خیال کر کے کہ یہ بات حضور کے حق میں مفید ہے بغیر سوچے سمجھے اس کی تائید کردی اور عرض کیا کہ:

’’منشی صاحب کی بات درست ہے۔ حضور کو بھی چاہئے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں۔‘‘

حضور نے مسکراتے ہوئے مولوی صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا: ’’ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئے۔‘‘

حضرت مولوی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ’’بس خدا ہی جانتا ہے میں اس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہوا۔‘‘ نیز فرماتے ہیں کہ ’’درحقیقت ان دنوں الٰہیات میں میری معرفت ہنوز بہت سادرس چاہتی تھی‘‘۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از مولانا عبدالکریم سیالکوٹیؓ صفحہ 19,18)

✿......جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ سلوک اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کے نقطۂ نظر سے ہوتا تھا۔ اس ضمن میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک واقعہ تحریر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

’’ایک دن کا ذکر ہے کہ کسی دیوار کے متعلق حضرت اُمّ المومنین کی رائے تھی کہ یوں بنائی جائے اور مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے مخالف تھی۔ چنانچہ مولوی صاحبؓ موصوف نے حضرت اقدس سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے لڑکوں کی بشارت دی اور وہ اس بی بی کے بطن سے پیدا ہوئے اس لئے مَیں اسے شعائر اللہ سے سمجھ کر اس کی خاطر داری رکھتا ہوں اور وہ جو کہے مان لیتا ہوں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 397)

✿......اسی طرح کا ایک اور واقعہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے بیان فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

’’ایک مرتبہ سیڑھی جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ والے مکان کی دیوار کے ساتھ تھی اس کی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اسے بالاخانہ کی دیوار کے ساتھ رکھنا تھا جس میں مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے اور نیچے مولوی سید محمد احسن صاحبؓ رہتے تھے۔ مولوی محمد احسن صاحبؓ وہاں رکھنے کے مخالف تھے کہ میرے حجرہ کو اندھیرا ہو جائے گا اور حضرت اُمّ المؤمنین کا حکم تھا کہ وہاں رکھی جاوے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ قبلہ نانا جان رضی اللہ عنہ یہ انتظام کررہے تھے اور ان کو اس کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔ آخر ان کے مزاج میں گرمی تھی اور جہیر الصوت تھے۔ انہوں نے زور زور سے بولنا شروع کیا۔ اور اس وقت مولوی سید محمد احسن صاحب کو کہہ رہے تھے کہ یہ سیڑھی یہاں ہی رہے گی۔ وہ بھی اونچی آواز سے انکار اور تکرار کررہے تھے۔ حضرت صاحب باہر تشریف لے آئے اور پوچھا کیا ہے؟ میر صاحبؓ نے کہا مجھ کو اندر سیدانی (مراد اُمّ المؤمنینؓ) آرام نہیں لینے دیتی۔ اور باہر سید سے پالا پڑ گیا ہے۔ نہ یہ مانتے ہیں نہ وہ مانتی ہیں۔ میں کیا کروں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مسکرا کر فرمایا۔ مولوی صاحب آپ کیوں جھگڑتے ہیں۔ میر صاحب کو جو حکم دیا گیا ہے ان کو کرنے دیجیے۔ روشنی کا انتظام کردیا جاوے گا۔ آپ کو تکلیف نہیں ہوگی۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 407،406)

ہر زمانہ کے اپنے رسم و رواج ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں غیر لوگوں کے سامنے میاں بیوی کا ایک دوسرے سے بات کرنا بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح یہ تو بہت ہی برا سمجھا جاتا تھا کہ خاوند اور بیوی اکٹھے غیروں کے سامنے چلیں پھریں۔ عام طور پر دستور یہ تھا کہ پبلک جگہوں پر عورتوں کو ایک طرف بٹھا دیا جاتا تھا۔ لیکن اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق بالکل مختلف تھا۔

چنانچہ سیرت المہدیؓ جلد دوم میں روایت 435 میں ذکر ہے کہ 1902ء میں ایک مرتبہ حضرت اماں جانؓ لاہور تشریف لے گئی تھیں۔ ان کی واپسی کی اطلاع ملنے پر حضور ان کے استقبال کے لئے بٹالہ تشریف لے گئے۔ معمول کے مطابق بہت سے خدام بھی

ساتھ تھے۔ بٹالہ کے سٹیشن پر سب لوگوں کے سامنے ہی حضور نے اماں جان کا استقبال کیا اور آپ سے مصافحہ فرمایا۔

❁...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفروں کے سلسلے میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے اپنی تصنیف 'ذکرِ حبیب' میں تذکرہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب سفر کا موقعہ پیش آتا تو حضور کا طریق یہ تھا کہ خود ساتھ جا کر حضرت اماں جانؓ اور جو مستورات ساتھ ہوتیں انہیں زنانہ ڈبے میں سوار کراتے۔ اور جس سٹیشن پر اُترنا ہوتا خود زنانہ ڈبہ کے پاس جا کر اپنے سامنے حضرت اماں جانؓ کو اُترواتے اور دوران سفر بھی اپنے ہمراہی خدام کے ذریعہ حضرت امّاں جانؓ کا حال احوال پتہ کرتے رہتے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ مزید لکھتے ہیں کہ آخری سالوں میں حضور عموماً سیکنڈ کلاس کا ایک ڈبہ ریزرو کروا لیا کرتے تھے اور حضرت اماں جانؓ اور بچوں کے ساتھ اس میں سفر فرمایا کرتے تھے۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ حضور الگ کمرے کو اس خیال سے ریزرو کرا لیتے تھے تا کہ حضرت والدہ صاحبہ کو علیحدہ کمرے میں تکلیف نہ ہو اور حضور اپنے اہل و عیال کے ساتھ اطمینان کے ساتھ سفر کر سکیں۔ اور نیز اس لئے بھی کہ آخری سالوں میں عموماً سفروں کے موقعہ پر ہر سٹیشن پر سینکڑوں ہزاروں زائرین بھی حضور کی زیارت کے لئے پہنچ جاتے تھے اور ان میں موافق و مخالف ہر قسم کے لوگ ہوتے تھے۔

(ذکرِ حبیبؑ از مفتی محمد صادق صاحبؓ، صفحہ 318)

❁...... ایک سفر کے تعلق میں ایک نہایت دلچسپ واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بھی بیان فرمایا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی سفر میں تھے۔ سٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ (یعنی حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا) کے ساتھ سٹیشن پر ٹہلنے لگ گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی۔ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ اِدھر اُدھر پھرتے ہیں۔ آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ مَیں نے کہا مَیں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم صاحبؓ خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں۔ بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ''جاؤ جی میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں''۔ مولوی صاحبؓ فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری طرف آئے۔ مَیں نے کہا مولوی صاحب جواب لے آئے۔''

(سیرت المہدی، حصہ اوّل، روایت 77، صفحہ 65)

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضورؑ نے مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی بات سن کر فرمایا کہ: ''آخر لوگ کیا کہیں گے یہی نا کہ مرزا اپنی بیوی کے ساتھ پھر رہا ہے۔''

❁...... جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت اور خاص طور پر خواتین میں اس بات کا عام چرچا تھا کہ حضرت اماں جان کے ساتھ حضور کا سلوک زمانہ اور ماحول کے برعکس غیر معمولی اور نمایاں طور پر اچھا ہوتا تھا۔ اور یہ بات اتنی معروف تھی کہ صرف قادیان کے رہنے والے یا کثرت سے آنے والے ہی ایسا نہ سمجھتے تھے بلکہ جو مہمان ایک بار بھی آتا تھا اس کو بھی اس کا احساس ہو جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ 1897ء کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ آپ اس زمانہ میں لاہور میں رہائش پذیر تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار لاہور کے ایک معزز خاندان کے لوگ قادیان گئے۔ ان میں خواتین بھی تھیں۔ واپسی پر ایک بوڑھی خاتون نے ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بیان کیا کہ آپ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی کس قدر خاطر اور خدمت کرتے ہیں۔ اس مجلس میں ایک پرانی طرز کے صوفی بزرگ بھی موجود تھے۔ وہ اس معزز خاتون کی بات سن کر کہنے لگے۔ ہر سالک کا ایک مجازی محبوب بھی ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا محبوب مجازی ان کی بیوی ہیں۔

اُن صوفی بزرگ کا خیال اپنی جگہ۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ سلوک اور آپ کی قدر اور آپ کا احترام اس لئے خصوصی طور پر فرماتے تھے کہ یہ انبیاء علیہم السلام اور خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت تھی۔

چنانچہ اپنے ایک تعزیتی خط میں جو حضور نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کو ان کی پہلی بیگم کی وفات پر لکھا تھا اس میں تحریر فرمایا:

''میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ بیوی میاں ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں۔ ان کو صد ہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کر کے کون دل ہے جو پُر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ ایسے تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرور کائنات ﷺ بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ اَرِحْنَا یَا عَائِشَۃ یعنی اے عائشہ ہمیں خوش کر کہ ہم اس وقت غمگین ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ اپنی پیاری بیوی، پیارا رفیق اور رئیس عزیز ہے جو اولاد کی ہمدردی میں شریک غالب اور غم کو دور کرنے والی اور خانہ داری کے معاملات کی متولی ہوتی ہے جب وہ یک دفعہ دنیا سے گزر جاوے تو کیسا صدمہ ہے اور کیسی تنہائی کی تاریکی چاروں طرف نظر آتی اور گھر ڈراؤنا معلوم ہوتا ہے۔''

(الحکم۔ جلد 7، شمارہ نمبر 36، مورخہ 3 ستمبر 1903ء)

❁...... اسی طرح حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کے نام اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''نہایت نیک قسمت اور سعید وہ آدمی ہے کہ جس کو اہلیہ صالحہ محبوبہ میسر آجائے کہ اس سے تقویٰ طہارت کا استحکام ہوتا ہے اور ایک بزرگ حصہ دین اور دیانت کا مفت میں مل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تقریباً تمام نبیوں اور رسولوں کی توجہ اسی بات کی طرف لگی رہی ہے کہ انہیں جمیلہ، حسینہ صالحہ بیوی میسر آوے جس سے گویا انہیں ایک قسم کا عشق ہو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا ایک مشہور واقعہ ہے اور لکھا ہے کہ اسلام میں پہلے وہی محبت ظہور میں آئی۔ سو مَیں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اللہ جلشانہ آپ کو یہ نعمت عطا کرے۔ میرے نزدیک یہ نعمت اکثر نعمتوں کی اصل الاصول ہے اور چونکہ مومن اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کا طالب و جویاں بلکہ عاشق و حریص ہوتا ہے اس لئے میری رائے میں مومن کے لئے یہ تلاش واجبات میں سے ہے۔ اور میری رائے میں وہ گھر بہشت کی طرح پاک اور برکتوں کا بھرا ہوا ہے جس میں مرد اور عورت میں محبت و اخلاص و موافقت ہو۔''

(مکتوباتِ احمدؑ، جلد دوم، مکتوب نمبر 37، صفحہ 59)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ خصوصی تعلق اور آپ کی قدر حضور کے دل میں آپ کی خوبیوں اور آپ کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے بھی زیادہ تھی۔

❁...... حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلوک کیا تھا۔ آپؑ کس قدر اکرام، احترام اور محبت اور دلداری کے

ساتھ اماں جان کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اس بارہ میں سیرت کی کتب میں بہت سے واقعات آتے ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کی بھی اس بارہ میں بہت سی روایات ملتی ہیں۔ ایک مختصر سے مضمون میں ان کا ذکر کرنا ممکن نہیں ہے۔ مختصر طور پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ہر طرح آپ کا خیال رکھتے تھے۔ اگر کبھی آپ بیمار ہوتیں تو باوجود بہت زیادہ مصروف الاوقات ہونے کے آپ کی تیمارداری میں مصروف ہو جاتے۔ غذا کا اہتمام فرماتے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کو علاج کے لئے بلواتے۔ ڈاکٹر صاحبان سے مشورہ کرتے اور پھر اپنے ہاتھ سے ان کو دوا دیتے۔ ضرورت کے وقت حضرت اماں جانؓ کو خود دباتے بھی تھے۔ غرض آپ کی تسلی، تسکین اور آرام کی خاطر ہر طرح کوشش کرتے۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے جو بظاہر بہت معمولی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے اس بات پر روشنی پڑتی ہے کہ حضور علیہ السلام کس طرح حضرت اماں جانؓ کا خیال رکھتے اور آپ کے آرام کے لئے کوشش فرماتے تھے۔ آپ نے بتایا کہ آپ روشنی کے بغیر سو نہیں سکتی تھیں دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندھیرے میں سونے کے عادی تھے۔ اماں جانؓ کی وجہ سے حضور بتی جلتی رکھتے۔ جب حضرت اماں جان سو جاتیں تو روشنی گل کر دیتے۔ حضرت اماں جانؓ فرماتی ہیں جب مَیں کروٹ لوں تو اندھیرا معلوم ہوتا تو اماں جانؓ روشنی کے لئے کہتیں اور حضور روشنی کر دیتے۔ آخر کار حضور کو بھی روشنی میں سونے کی عادت ہوگئی اور اماں جانؓ کے لئے حضور خصوصی طور پر سارے گھر کو روشن کرنے کا بندوبست فرماتے۔ اس بارہ میں ایک بار اماں جانؓ نے حضرت صاحب کو مخاطب کرتے فرمایا:

''حضرت صاحب وہ وقت یاد ہے جب آپ کو روشنی میں نیند نہیں آیا کرتی تھی اور اب اگر کونے کونے میں روشنی نہ ہو تو آپ کو نیند نہیں آتی۔'' (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 410)

❁...... ایک نہایت دلچسپ واقعہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ نے جو حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اپنے بچپن میں کافی عرصہ حضور کے گھر میں رہیں بیان کیا ہے جس سے حضور اور حضرت اماں جانؓ کے باہمی تعلق پر روشنی پڑتی ہے کہ وہ کیسے بے تکلفی اور محبت پر مبنی تھے۔ آپ فرماتی ہیں:

''ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اُمُّ المومنین صاحبہ نے یہ تجربہ کرنا چاہا کہ دیکھیں آنکھیں بند کر کے کاغذ پر لکھا جا سکتا ہے یا نہیں۔''

چنانچہ حضورؑ اور حضرت اماں جانؓ نے آنکھیں بند کر کے ایک فقرہ تحریر کیا۔ (سیرت المہدیؑ، حصہ چہارم، روایت نمبر 1204)

❁...... اپنے دوستوں اور اپنے ماننے والوں سے بھی حضور یہی توقع رکھتے تھے کہ وہ اپنے عائلی تعلقات اسی نمونہ کے مطابق استوار کریں۔ اس ضمن میں حضور نے حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کو جو نصیحت فرمائی تھی وہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ نے اپنے گھر کے لوگوں کی نسبت جو لکھا تھا کہ بعض امور میں مجھے رنج پیدا ہوتا ہے۔ سو مَیں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میرا یہ مذہب نہیں ہے۔ مَیں اس حدیث پر عمل کرنا علامت سعادت سمجھتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ یہ ہے۔ 'خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَ ھْلِہٖ' یعنی تم میں سے اچھا آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو۔ عورتوں کی طبیعت میں خدا تعالیٰ نے اس قدر کجی رکھی ہے کہ کچھ تعجب نہیں کہ بعض وقت خدا اور رسول یا اپنے خاوند یا خاوند کے باپ یا مرشد یا ماں یا بہن کو بُرا کہہ بیٹھیں اور ان کے نیک ارادہ کی مخالفت کریں۔ سو ایسی حالت میں بھی کبھی ایک مناسب رعب کے ساتھ اور کبھی نرمی سے ان کو سمجھا دیں اور ان کی تعلیم میں مشغول رہیں۔ لیکن ان کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کریں اور مروّت اور جوانمردی سے پیش آویں اور ان کو سمجھاتے رہیں کہ مسلمان کے لئے آخرت کا فکر ضروری ہے تا خدا تعالیٰ مصیبتوں سے بچاوے۔ وہ ہیبت ناک چیز جو خاوند اور بیوی اور بچوں اور دوستوں میں جدائی ڈالتی ہے جس کا دوسرے لفظوں میں نام موت ہے دعا کرنا چاہئے کہ وہ بے وقت نہ آوے اور تباہی نہ ڈالے اور دل نرم رکھنا چاہئے۔ اور ان کو سمجھا دیں کہ نماز کی پابندی کریں۔ نماز جنابِ الٰہی میں عرض معروض کا موقعہ دیتی ہے۔ اپنی زبان میں دنیا اور آخرت کے لئے دعائیں کریں۔ بد تقدیروں سے ڈرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے جو امن کے وقت میں ڈرتے رہیں اور نیز آپ ان کے واسطے نماز میں دعائیں کریں۔ یہ نازیبا بات ہے کہ ادنیٰ لغزش دیکھ کر دل میں قطع تعلق کریں۔ بلکہ وفاداری سے اصلاح کے لئے کوشش کریں اور سچی ہمدردی سے کام لیں۔''

(مکتوباتِ احمدؑ، جلد 2، مکتوب نمبر 35، صفحہ 234-235)

ایک واقعہ کا تعلق اخبار بدر کے بانی ایڈیٹر حضرت بابو محمد افضل رضی اللہ عنہ سے ہے۔ حضرت بابو محمد افضل صاحب رضی اللہ عنہ حضور کے صحابی تھے۔ افریقہ میں ملازم تھے اور بہت خوشحال تھے۔ ان کی دو بیویاں تھیں اور انہوں نے دونوں بیویوں کو قادیان میں رکھا ہوا تھا۔ 1899ء میں انہوں نے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور تحریر کیا کہ ان کی بیویوں کو ان کے پاس بھجوا دیا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تحریر کیا کہ جو بیوی آنے سے انکار کرے اس کو طلاق دیتا ہوں۔ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ خط حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور کو اس خط سے بہت رنج پہنچا اور حضرت مولوی صاحبؓ کو فرمایا وہ تو جب طلاق دے گا۔ ان کو لکھ دیں کہ '' **ایسے شخص کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں رہ سکتا کیونکہ جو اتنے عزیز رشتہ کو ذرا سی بات پر قطع کر سکتا ہے وہ ہمارے تعلقات میں وفاداری سے کیا کام لے گا۔**''

حضور کا ارشاد بابو محمد افضل رضی اللہ عنہ کو پہنچا تو انہوں نے فوری طور پر فیصلہ کیا کہ وہ اپنی دونوں ازواج کو اپنے پاس ہی رکھیں گے اور اپنی بہت آمدنی والی ملازمت کو چھوڑ کر حضور کی صحبت میں رہنے کے لئے قادیان آ گئے اور اخبار بدر کا اجراء کیا اور حضور کی مصروفیات اور حضور کے ملفوظات کی اشاعت کا کام شروع کر دیا اور باقی زندگی حضور کے قدموں میں گزاری اور 1905ء میں حضور کے قدموں میں ہی وفات پائی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ، صفحہ 253)

سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہونے سے پہلے ان کی حالت اچھی نہ تھی اور وہ اپنی اہلیہ کو پوچھتے تک نہ تھے۔ وہ حضور سے ملاقات کے لئے قادیان گئے جہاں پتہ لگا کہ حضور گورداسپور میں ہیں۔ چوہدری نذر محمد صاحب بھی گورداسپور گئے اور وہاں حضور سے ملاقات ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضور کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اور دوست ملنے کے لئے آئے اور انہوں نے حضور سے ذکر کیا کہ ان کے سسرال والوں نے ان کی بیوی بڑی مشکلوں سے ان کو دی ہے اس لئے اب وہ بھی اپنی بیوی کو اس کے ماں باپ کے پاس نہ بھجوائیں گے۔

چوہدری نذر محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور حضور نے بڑے غصے سے اس دوست کو فرمایا کہ فی الفور یہاں سے دور ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری وجہ سے ہم پر بھی عذاب آ جائے۔ اس پر وہ دوست باہر چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ وہ توبہ کرتا ہے جس پر حضور نے اسے بیٹھنے کی اجازت عطا فرمائی۔

چوہدری نذر محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ دیکھ کر وہ دل میں سخت نادم ہوئے کہ وہ اپنی بیوی کو پوچھتے تک نہیں اور اپنے سسرال کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے وہیں بیٹھے

ہوئے توبہ کی اور عہد کیا کہ جا کر بیوی سے معافی مانگوں گا۔ چنانچہ جب گورداسپور سے واپس گئے تو انہوں نے بیوی کے لئے بہت سے تحائف خریدے اور گھر پہنچ کر تحائف بیوی کو دیئے اور سابقہ سلوک کی معافی مانگی۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر 1 از محمد اکبر صاحب محلّہ قدیر آباد ملتان)

✿......حضرت حکیم فضل دین صاحب رضی اللہ عنہ کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے ہم وطن اور بہت قریبی دوست تھے۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ تعلق میں بہت اخلاص رکھتے تھے۔ ان کا ایک دلچسپ واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 1925ء میں بیان کیا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

’’حکیم فضل دین صاحبؓ جو ہمارے سلسلہ میں سابقون الاولون میں سے ہوئے ہیں۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مہر شرعی حکم ہے اور ضرور عورتوں کو دینا چاہئے۔ اس پر حکیم صاحب نے کہا میری بیبیوں نے مجھے معاف کر دیا ہوا ہے۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا کیا آپ نے ان کے ہاتھ میں رکھ کر معاف کرایا تھا۔ کہنے لگے نہیں۔ حضور یونہی کہا تھا اور انہوں نے معاف کر دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ پہلے آپ ان کی جھولی میں ڈالیں۔ پھر ان سے معاف کرائیں (یہ بھی ادنیٰ درجہ ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ مال عورت کے پاس کم از کم ایک سال رہنا چاہئے۔ اور پھر اس عرصہ کے بعد اگر وہ معاف کرے تو درست ہے) ان کی بیویوں کا مہر پانچ پانچ سو روپیہ تھا۔ حکیم صاحبؓ نے کہیں سے قرض لے کر پانچ پانچ سو روپیہ ان کو دے دیا اور کہنے لگے تمہیں یاد ہے تم نے اپنا مہر مجھے معاف کیا ہوا ہے۔ سو اب مجھے یہ واپس دے دو۔ اس پر انہوں نے کہا اس وقت ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ نے دے دینا ہے۔ اس وجہ سے کہہ دیا تھا کہ معاف کیا۔ اب ہم نہیں دیں گی۔ حکیم صاحبؓ نے آکر یہ واقعہ حضرت صاحب کو سنایا کہ میں نے اس خیال سے کہ روپیہ مجھے مل جائے گا ایک ہزار روپیہ قرض لے کر مہر دیا تھا مگر روپیہ لے کر انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت صاحب یہ سن کر بہت ہنسے اور فرمانے لگے درست بات یہی ہے کہ پہلے عورت کو مہر ادا کیا جائے اور کچھ عرصہ کے بعد اگر وہ معاف کرنا چاہے تو کر دے۔ ورنہ دیئے بغیر معاف کرانے کی صورت میں مفت کرم داشتن والی بات ہوتی ہے۔ عورت سمجھتی ہے نہ انہوں نے مہر دیا اور نہ دیں گے۔ چلو یہ کہتے جو ہیں معاف ہی کر دو مفت کا احسان ہی ہے نا۔ تو جب عورت کو مہر مل جائے پھر اگر وہ خوشی سے دے تو درست ہے ورنہ دس لاکھ روپیہ بھی اگر اس کا مہر ہو مگر ان کو ملا نہیں۔ تو وہ دے دے گی کیونکہ وہ جانتی ہے کہ مَیں نے جیب سے نکال کے تو کچھ دینا نہیں صرف زبانی جمع خرچ ہے اس میں کیا حرج ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل قادیان، یکم اگست 1925ء)

✿...... حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سلسلہ کی ضروریات کے لئے اپنے اموال میں سے ہمیشہ ہی خرچ کرتی رہی ہیں اور سلسلہ کی تاریخ ایسے بہت سے واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت تو بہت معروف ہے۔ ابتدائی ایام کی بات ہے ایک بار جلسہ سالانہ کے ایام میں جب مہمان کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ انتظامات کے لئے رقم نہ رہی۔ ان دنوں ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ شروع نہ ہوا تھا اور حضور تمام اخراجات اپنے پاس سے ہی کرتے تھے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: ’’میر ناصر نواب صاحبؓ مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔‘‘ چنانچہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے زیورات فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچا دیا۔

(اصحاب احمد، جلد چہارم، صفحہ 183)

✿......مئی 1900ء میں حضور علیہ السلام نے منارۃ المسیح کی تعمیر کے سلسلے میں ایک اشتہار شائع کیا جس میں منارۃ المسیح کی برکات اور ثمرات کے ذکر کے ساتھ ساتھ تعمیر کی غرض سے جماعت کے احباب سے دس ہزار روپے کی تحریک فرمائی۔ اس موقعہ پر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے اس غرض کے لئے ایک ہزار روپیہ پیش کیا اور اس کی ادائیگی کے لئے دہلی میں اپنے ملکیتی مکان کو فروخت کر دیا۔

(ملخص از سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 527)

✿......جماعتی کاموں کے لئے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا ہر موقعہ پر نہایت انشراح کے ساتھ مالی قربانی پیش کرتی تھیں۔ ایک دفعہ جب حضور علیہ السلام کو بعض اہم ضروریات کے لئے روپے کی ضرورت آن پڑی تو حضور نے ارادہ فرمایا کہ بجائے چندہ کی تحریک کرنے کے ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کسی سے قرض حاصل کر لیا جائے۔ جب یہ بات حضرت اماں جانؓ کے علم میں آئی تو آپ نے حضور کی خدمت میں یہ پیش کش کی کہ میرے پاس ایک ہزار روپیہ نقد موجود ہے اور میرے زیورات بھی ہیں حضور بجائے قرض لینے کے ان سے یہ ضروریات پوری کر لیں۔ حضور نے اس اصول کے تحت کہ بیوی کا ملکیتی مال اس کا اپنا ہوتا ہے اور اس پر تصرّف کا حق بھی صرف بیوی کو ہی حاصل ہے خاوند کو نہیں حضرت اماں جان سے یہ رقم بطور قرض حاصل کی اور اس کے عوض اپنا باغ باقاعدہ طور پر رہن رکھا اور اس رہن نامہ کی سرکاری رجسٹری کروائی اور اس طرح احباب جماعت کے سامنے یہ نمونہ پیش کیا کہ خاوند کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ بیوی کے حقوق کی بھی پوری طرح حفاظت کرے اور بیوی کے مال میں بے جا تصرّف نہ کرے۔

(ملخص از سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 528)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ سلوک، محبت اور شفقت اور یگانگت کا ہوتا تھا کہ گھر کا ماحول حد درجہ خوشگوار ہوتا اور جیسا کہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے جنہوں نے پچیس سال کا طویل عرصہ حضور علیہ السلام کے گھر میں حضور کے زیر سایہ گزارا اپنے اس طویل عرصہ کے مشاہدہ پر بنیاد رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’مَیں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور علیہ السلام کو حضرت اُمّ المومنین سے ناراض دیکھا نہ سنا۔ بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک آئیڈیل (Ideal) جوڑے کی ہونی چاہئے۔ بہت کم خاوند اپنی بیویوں کی وہ دلداری کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام اُمّ المومنین کی فرمایا کرتے تھے اور آپ کو لفظ تم سے مخاطب فرمایا کرتے تھے اور ہندوستانی میں ہی اکثر کلام کرتے تھے۔ مگر شاذ و نادر پنجابی میں بھی۔ حالانکہ بچوں سے اکثر پنجابی بولا کرتے تھے۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ حضرت امۃ الرحمان صاحبہ تحریر کرتی ہیں:

’’مَیں نے کبھی یہ بھی نہیں دیکھا کہ حضرت اُمّ المومنین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی بات پر خفا ہوئی ہوں بلکہ وہ ہمیشہ حضرت صاحب کا ادب کرتی رہی ہیں۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 408)

مائی امام بی بی مرحوم محمد اکبر صاحب ٹھیکہ دار بٹالہ کی بیوہ تھیں۔ میاں محمد اکبر صاحب سابقون الاولون میں سے تھے اور انہوں نے قادیان ہی میں وفات پائی تھی۔ ان کی وفات کے بعد امام بی بی حضرت اُمّ المومنینؓ کی خدمت میں ہی رہیں۔ اکثر آپ کے ساتھ سفر و حضر میں رہنے کا موقعہ ملا۔ وہ بیان کرتی ہیں:

’’ہم نے کبھی حضرت اُمّ المومنینؓ کو نہیں دیکھا کہ کسی بات پر بھی حضرت صاحب سے ناراض ہوئی ہوں۔ حضرت صاحب

کاادب کرتیں اور آپ کو خوش رکھتیں۔ ابتدا میں حضرت صاحب صرف تین روپے جیب خرچ دیا کرتے آپ نے کبھی نہیں کہا کہ یہ کم ہیں۔شکر گزاری سے لے لیتیں۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 414-415)

اس مثالی مقدس جوڑے کے آپس کے تعلقات محبت اور پیار اور ایک دوسرے کے لئے نہایت درجہ لطف اور یگانگت اور عزت اور احترام پر مبنی ہوتے تھے اور یہ محبت اور پیار مہربانی اور مؤدت اور عزت واحترام دونوں طرف سے تھا۔جیسا کہ سب جانتے ہیں ہر عورت کی طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ اس کے دل میں اپنی سوکن کے لئے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا۔عورت ہر چیز برداشت کرسکتی ہے لیکن اپنی سوکن کے لئے اس کے دل میں کوئی جگہ نہیں ہوتی۔یہی وجہ ہے کہ سوکن کا جلاپا مشہور ہے۔حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا واقعہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت اماں جانؓ حضور علیہ السلام کی زوجہ اوّل سے ملنے جایا کرتی تھیں۔ان کا خیال رکھتیں اور حتی المقدور اگر انہیں کوئی ضرورت ہوتی تو اسے پورا کرنے کی کوشش فرماتی تھیں اور جیسا کہ ذکر ہوا ہے بیماری میں ان کے لئے دوا بھی لے کر جاتی تھیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحب رضی اللہ عنہا کی جب حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ سے شادی ہوئی تو چونکہ حضرت نواب صاحبؓ کے پہلی بیوی سے بچے موجود تھے اس لئے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ان کو خاص طور پر اپنے سوتیلے بچوں سے حسن سلوک کرنے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں خاص طور پر اپنا طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''مَیں نے ہمیشہ تمہارے سوتیلے بھائیوں کے لئے دعائیں کی ہیں اور ان کا بھلا ہی خدا سے چاہا ہے۔کبھی اپنے دل میں ان کو غیر نہیں جانا خواہ حالات کے سبب وہ الگ رہے میرا دل ہمیشہ ان کا خیر خواہ رہا ہے۔''

(سیرت حضرت سیدنصرت جہاں بیگمؓ صفحہ 462)

اپنی سوکن سے اور اس کی اولاد سے حسن سلوک کرنے والی تو شاید کوئی اور خاتون بھی مل جائے لیکن خدا تعالیٰ سے ان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرنا اور ان کو دل میں بھی اپنا یقین کرنا حضرت اماں جانؓ اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والی خواتین کا ہی خاصہ ہے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی لطیف تصنیف سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بارہ میں ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے جس سے حضرت اماں جانؓ کے دل کی کیفیت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے۔اور پتہ چلتا ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی منشاء کی خاطر اور حضرت مسیح موعودؑ کی محبت میں اپنی مرضی چھوڑ ہی دی تھی۔حضرت مولوی صاحب بیان فرماتے ہیں:

''حضرت کی زوجہ محترمہ آپ سے بیعت ہیں۔اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہیں سخت سے سخت بیماریوں اور اضطراب کے وقتوں میں جیسا اعتماد انہیں حضرت کی دعا پر ہے کسی چیز پر نہیں۔وہ ہر بات میں حضرت کو صادق ومصدوق مانتی ہیں۔جیسے کوئی جلیل سے جلیل صحابی مانتا ہے۔ان کے ایمان اور راسخ اعتقاد کا ایک بین ثبوت سنئے۔عورتوں کی فطرت میں سَوت کا کیسا برا تصور ودیعت کیا گیا ہے۔کوئی بھیانک قابل نفرت چیز عورت کے لئے سَوت سے زیادہ نہیں۔عربی میں سَوت کو ضرہ کہتے ہیں۔حضرت کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے جو ایک نکاح کے متعلق ہے اور جس کا ایک حصہ خدا کے فضل سے پورا ہو چکا ہے۔اور دوسرا دور نہیں کہ خدا کے بندوں کو خوش کرے۔حضرت بیوی صاحبہ مکرمہ نے بار بار رو رو کر دعائیں کی ہیں۔اور بار ہا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا ہے کہ گو میری زنانہ فطرت کراہت کرتی ہے مگر صدق دل اور شرح صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں اور ان سے اسلام اور مسلمانوں کی عزت اور جھوٹ کا زوال و ابطال ہو۔ایک روز دعا مانگ رہی تھیں حضرت نے پوچھا آپ کیا دعا مانگتی ہیں۔آپ نے بات سنائی کہ یہ مانگ رہی ہوں۔حضرت نے فرمایا سَوت کا آنا تمہیں کیونکر پسند ہے۔آپ نے فرمایا کچھ ہی کیوں نہ ہو مجھے اس کا پاس ہے کہ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں پوری ہو جائیں خواہ میں ہلاک کیوں نہ ہو جاؤں۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 32-31)

حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت جہاں حضرت اماں جانؓ کے دل کی حالت پر روشنی ڈال رہی ہے کہ کس طرح آپ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں اور حضور کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کے پورا ہونے کے لئے حریص تھیں اور اس کے لئے دعائیں کرتی تھیں۔وہاں یہ واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاقِ فاضلہ کی ایک خصوصیت پر بھی روشنی ڈالتا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو کس قدر قدردان دل سے نوازا تھا کہ حضور نے ایک بات جو تنہائی میں آپ کی حرم محترم نے آپ سے کی تھی جس سے آپ کی حرم محترم کی ایک خوبی سامنے آتی تھی کی قدردانی فرمائی اور اس کا بیان اپنے اصحاب کے سامنے بھی کیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو حضورؑ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے سات آٹھ برس کے تھے کہ بیمار ہوئے قضاء الٰہی سے ان کی وفات ہوگئی۔حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ:

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کا جب انتقال ہوا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہر تشریف لائے۔میں موجود تھا۔فرمایا کہ لڑکے کی حالت نازک تھی۔اس کی والدہ نے مجھ سے کہا کہ آپ ذرا اس کے پاس بیٹھ جائیں۔مَیں نے نماز نہیں پڑھی ،مَیں نماز پڑھ لوں۔فرمایا کہ وہ نماز میں مشغول تھیں کہ لڑکے کا انتقال ہو گیا۔میں ان خیالات میں پڑ گیا کہ جب اس کی والدہ لڑکے کے فوت ہونے کی خبر سنے گی تو بڑا صدمہ ہوگا۔چنانچہ انہوں نے سلام پھیرتے ہی مجھ سے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟مَیں نے کہا کہ لڑکا تو فوت ہو گیا۔انہوں نے بڑے انشراح صدر سے کہا کہ الحمد للہ!مَیں تیری رضا پر راضی ہوں۔ان کے ایسا کہنے پر میرا غم خوشی سے بدل گیا اور مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ تیری اولاد پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔

(سیرت المہدی، حصہ چہارم، روایت نمبر 1120، صفحہ 93)

حضورؑ کو آپ کے اس طرح صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی قضا پر راضی ہو جانے کی وجہ سے بہت خوشی ہوئی اور حضور نے اس بات کا تذکرہ اصحاب کی مجلس میں بھی کیا اور فرمایا:

''مجھے بڑی خوشی اس بات کی یہ ہے کہ میری بیوی کے منہ سے سب سے پہلا کلمہ جو نکلا ہے وہ یہی تھا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔کوئی نعرہ نہیں مارا کوئی چیخیں نہیں ماریں۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 244)

پھر فرمایا:''مبارک احمد کی وفات پر میری بیوی نے یہ بھی کہا ہے کہ 'خدا کی مرضی کو مَیں نے اپنے ارادوں پر قبول کر لیا ہے'۔اس ابتلاء اور صدمہ کے موقعہ پر حضرت اماں جانؓ اور حضور کا صبر دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:

''خدا خوش ہوگیا''۔

حضور فرماتے ہیں جب یہ الہام ہم نے اپنی بیوی کو سنایا تو اس نے سن کر کہا کہ مجھے اس الہام سے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر دو ہزار مبارک احمد بھی مر جاتا تو میں پروانہ کرتی۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 246)

(باقی آئندہ)

نظام شوریٰ کی اہمیت اور نمائندگانِ شوریٰ کی ذمہ داریاں

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روشنی میں

مرتبہ: مکرم محمد محمود طاہر صاحب۔ قائد عمومی انصاراللہ پاکستان

اسلام میں شوریٰ کا نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ 25/ مارچ 2005ء میں فرماتے ہیں:

’’حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری شرعی نبی تھے اور تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ جن پر خدا تعالیٰ نے وہ کلام اتارا جس نے تمام امور کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، اللہ تعالیٰ قدم قدم پر آپ کی رہنمائی فرماتا تھا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ ’’شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ‘‘ کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر اہم قومی معاملے میں اپنے لوگوں سے، اپنے ماننے والوں سے، اپنی ریاست میں رہنے والوں سے، اپنی حکومت کے زیر انتظام رہنے والوں سے، مشورہ لے لیا کر۔ تو اس آیت کے مکمل مضمون سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے۔ یہ تمام حکم جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا، یہ آیت جو نازل فرمائی یہ منافقین اور معترضین کی باتوں کا جواب ہے کہ تم جو یہ کہتے ہو کہ یہ نبی بڑا سخت دل اور اپنی مرضی ٹھونسنے والا ہے، کسی کی بات نہیں سنتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے تو ان کے لئے اتنا نرم دل واقع ہوا ہے کہ جس کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ تُو تو اپنوں کے لئے بھی مجسم رحمت ہے اور غیروں کے لئے بھی عفو اور درگزر کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور اتنا نرم دل واقع ہوا ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی۔ تُو اے نبی! منافقین سے بھی صرف نظر کرتے ہوئے نرمی کا سلوک کرتا ہے اور دشمنوں سے بھی نرمی کا سلوک کرتا ہے اور نہ صرف نرمی کرتا ہے بلکہ ریاستی معاملات میں بھی مشورہ کر لیتا ہے۔ قومی معاملات میں مشورہ بھی کر لیتا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی جنگ کی حکمت عملی طے کرنے کے لئے مشورے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شامل فرمایا تھا۔ اور ان منافقین کی اس بات کو رد کرنے کے لئے یہ دلیل بھی کافی ہے کہ جس طرح پروانوں کی طرح تیرے ارد گرد یہ ایمان والے اکٹھے رہتے ہیں اگر سخت دل ہوتا تو کبھی اس طرح اکٹھے نہ ہوتے بلکہ دور بھاگنے والے ہوتے۔ اور آپؐ کی ہمدردی اور لوگوں کو اہمیت دینے نے، جو بہت سے دور ہٹے ہوئے تھے، جن کو منافقین نے خراب کیا ہوا تھا، وہ بھی نرمی اور اس حسن سلوک کی وجہ سے اپنی اصلاح کرتے ہوئے آپؐ کے قریب آ گئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے قریب آنے کی توفیق دی۔ اور منافقین کو یہ بھی جواب ہے کہ یہ نبی تو نہ صرف اس تعلیم کے مطابق مشوروں پر بہت زور دیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کم علمی یا بشری کمزوریوں کی وجہ سے بعض غلط مشورے دینے والوں سے درگزر کا سلوک بھی کرتا ہے اور ان کے لئے بخشش اور مغفرت کی دعا بھی مانگتا ہے۔ بہرحال یہ ہے جس کی وجہ سے ان کو اعتراض ہے کہ یہ اپنا فیصلہ بھی کرتا ہے۔ نبی کو مشورے لینے کے بعد فیصلے کرنے کا اختیار ہے اور کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا نبی ہے اس لئے جب تمام مشوروں کے بعد کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسی پر توکل کرتا ہے۔ پھر بہتر نتائج کی امید، اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ پہ ہی رکھتا ہے۔ اور یہی وہ عمل ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنایا ہوا ہے۔ اور یہی وہ اسوہ ہے جس پر چلنے کے لئے درجہ بدرجہ اپنے دائرہ اختیار کے مطابق اللہ تعالیٰ نے امت کو بھی نصیحت فرمائی ہے۔ نظام خلافت اور نظام جماعت کو بھی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شدت سے مشوروں کی طرف توجہ دینا یہ صرف اس لئے تھا، اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ امت میں بھی مشوروں کی اہمیت اجاگر ہو، اُمّت کو بھی مشوروں کی اہمیت کا پتہ لگے۔

چنانچہ اس حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ’’جب شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ‘‘ کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری امت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد و ہدایت سے محروم نہیں رہے گا۔ اور جو مشورے کو ترک کرے گا وہ ذلت سے نہ بچ سکے گا۔‘‘

(شعب الایمان للبیهقی ۔ الحادی والخمسون من شعب الایمان وهو باب فی الحكم بين الناس)

تو نہ تو اللہ تعالیٰ کو کسی بات کے فیصلے کے لئے مشورہ چاہئے۔ اور پھر اللہ کا رسول ہے جس کو علاوہ قرآنی وحی کے بہت سی باتوں سے اللہ تعالیٰ وقت سے پہلے خود بھی آگاہ کر دیا کرتا تھا۔ تو جن باتوں کے بارے میں مشورہ لیا جا رہا ہے یا جن باتوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشورے لیا کرتے تھے ان سے بھی اللہ تعالیٰ آگاہ کر سکتا تھا۔ نبی کو کسی رائے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ مشورے کی فضیلت بتانے کے لئے تاکہ امت بعد میں اس پر عمل پیرا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشورے لیا کرتے تھے۔‘‘

(خطباتِ مسرور، جلد 3، صفحہ 177-179)

مشورہ کے معنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

پہلے تو یہ وضاحت کر دوں کہ شَاوَرَ کا لفظ شَارَ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے شہد کے چھتے میں سے شہد اکٹھا کیا یا نکالا اور اس سے موم کو علیحدہ کیا اور شَاوَرَہٗ کا مطلب ہے کسی نے کسی سے مشورہ لیا، اس کی رائے لی وغیرہ۔ مشاورت کا اس لحاظ سے یہ مطلب بھی ہوا کہ جس طرح محنت اور احتیاط سے وقت لگا کر چھتے میں سے شہد نکالتے ہو اور اسے بعض ملونیوں سے صاف کرتے ہو، موم سے علیحدہ کرتے ہو تاکہ کھانے کے لئے خالص چیز حاصل ہو اسی طرح مشورے بھی سوچ سمجھ کر غور کر کے اس کا اچھا اور برا دیکھ کر پھر دیئے جائیں تو تب ہی یہ فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جہاں بھی مشورے ہوں اس سوچ کے ساتھ ہوں کہ ہر پہلو کو انتہائی گہری نظر سے اور بغور دیکھ کر پھر رائے دی جائے۔‘‘

(خطباتِ مسرور، جلد دوم، صفحہ 193)

مشورہ کی اہمیت

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

’’مشورے کی یہ اہمیت ہے کہ اس کو امانت قرار دیا گیا ہے اور امانت کا حق ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کا بڑا واضح حکم ہے۔ پھر ایک روایت میں اس طرح بھی آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری طرف جس نے بھی ایسی جھوٹی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا

ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور وخوض اور عقل استعمال کئے تو اس نے اس سے خیانت کی ہے۔

(الأدب المفرد للبخاری، باب المشورة)

خیانت کرنے والوں کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گناہوں میں بڑھے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو بالکل پسند نہیں کرتا۔ پس مشورے بھی بڑی سوچ سمجھ کر دینے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ توفیق دے کہ وہ ان نصائح پر عمل کرنے والا ہو، اس اسوہ پر عمل کرنے والا ہو۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ مشورہ لیتے وقت کس قسم کے لوگوں سے مشورہ لینا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سمجھدار اور عبادت گزار لوگوں سے مشورہ کرو اور مخصوص افراد کی رائے پر نہ چلو۔

(کنز العمال باب فی الاخلاق وافعال المحمودة حرف المیم (المشورة)، جلد 3،حدیث نمبر 7191)

صرف یہی ذہن میں نہ سوچ لو کہ یہ چند افراد ہیں، عقل کی بات کر سکتے ہیں ان کے علاوہ کوئی مشورہ نہیں دے سکتا۔ یہ دیکھو کہ عقل ہو اور عبادت گزار ہو۔ پس اس میں بھی نمائندگان شوریٰ کے لئے توجہ اور نصیحت ہے کہ آپ لوگوں کو آپ کا یہ معیار سمجھتے ہوئے شوریٰ کا نمائندہ بنایا گیا ہے۔‘‘

(خطباتِ مسرور، جلد3، صفحہ 193-194)

شوریٰ نظام خلافت کے بعد دوسرا مقدس ادارہ

حضور انور نے فرمایا:

’’جب جماعتی معاملے میں خلیفہ وقت کی طرف سے نظام کی طرف سے بلایا جائے کہ مشورہ دو تو اس میں دیکھیں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔ مجلس شوریٰ میں جب بھی مشورے کے لئے بلایا جاتا ہے تو ایک بہت بڑی ذمہ داری مجلس شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے، ممبران شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے اور ایک مقدس ادارے کا اسے ممبر بنایا جاتا ہے کیونکہ نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے۔ اور جب خلیفہ وقت اس لئے بلا رہا ہو اور احباب جماعت بھی لوگوں کو اپنے میں سے منتخب کرکے اس لئے بھیج رہے ہوں کہ جاؤ اللہ تعالیٰ کی تعلیم دنیا میں پھیلانے، احباب جماعت کی تربیت اور دوسرے مسائل حل کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے لئے خلیفہ وقت نے مشوروں کے لئے بلایا ہے اس کو مشورے دو تو کس قدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ تصور لے کر مجلس شوریٰ میں بیٹھیں تو پوری طرح مجلس کی کارروائی سننے اور استغفار کرنے اور درود بھیجنے کے علاوہ کوئی دوسرا خیال ذہن میں آ ہی نہیں سکتا تا کہ جب بھی اس مجلس میں رائے دینے کے لئے کھڑا کیا جائے تو صحیح اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ رائے دے سکیں کیونکہ یہ آراء خلیفہ وقت کے پاس پہنچتی ہیں اور خلیفہ وقت یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ ممبران نے بڑے غور سے سوچ سمجھ کر کسی معاملے میں رائے قائم کی ہوگی اور عموماً مجلس شوریٰ کی رائے کو اس وجہ سے من وعن قبول کرلیا جاتا ہے، اسی صورت میں قبول کرلیا جاتا ہے۔ سوائے بعض ایسے معاملات کے جہاں خلیفہ وقت کو معین علم ہو کہ شوریٰ کا یہ فیصلہ ماننے پر جماعت کو نقصان ہوسکتا ہے اور یہ بات ایسی نہیں ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے یا اس سے ہٹ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہوئی ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ۔ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

(سورۃ ال عمران 3:160)

یعنی اور ہر اہم معاملے میں ان سے مشورہ کر (نبی کو یہ حکم ہے) پس جب تو کوئی فیصلہ کرلے تو پھر اللہ پر توکل کر۔

یعنی یہاں یہ تو ہے کہ اہم معاملات میں مشورہ ضروری ہے، ضرور کرنا چاہئے اور اس حکم کے تابع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مشورہ کیا کرتے تھے بلکہ اس حد تک مشورہ کیا کرتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔‘‘

(خطباتِ مسرور جلد 2 صفحہ 195۔196)

ممبران کے انتخابات میں تقویٰ اور امانت کی شرط

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

’’یہاں ممبران جماعت پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ صرف اپنی دوستی اور رشتہ داری یا تعلق داری کی وجہ سے ہی شوریٰ کے نمائندے منتخب نہیں کرنے بلکہ ایسے لوگ جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں، کیونکہ تم جس ادارے کے لئے یہ نمائندگان منتخب کرکے بھجوا رہے ہو یہ بڑا مقدس ادارہ ہے اور نظام خلافت کے بعد نظام شوریٰ کا ایک تقدس ہے۔ اس لئے بظاہر سمجھدار اور نیک لوگ جو عبادت کرنے والے اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں اُن کو منتخب کرنا چاہئے اور جب ایسے لوگ چنو گے تبھی تم رحمت کے وارث بنو گے ورنہ دنیادار لوگ تو پھر ویسے ہی اخلاق دکھائیں گے جیسے ایک دنیا دار دنیاوی اسمبلیوں میں، پارلیمنٹوں میں دکھاتے ہیں۔ پس افراد جماعت کی طرف سے اس امانت کا حق جواُن کے سپرد کی گئی ہے اس وقت ادا ہوگا جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے شوریٰ کے نمائندے منتخب کریں گے۔

جن ملکوں میں ابھی نمائندے چنے جاتے ہیں ان کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ:

تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (سورۃ النساء 4:59)

کہ امانتوں کو ان کے مستحقوں کے سپرد کرو کیونکہ وہ نمائندے خلیفہ ٔوقت کو مشورہ دینے کے لئے چنے جاتے ہیں۔ آپ اپنی جماعتوں سے نمائندے چن کے اس لئے بھیج رہے ہیں کہ خلیفہ ٔوقت کو مشورہ دیں۔ اس لحاظ سے **بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔** جو لوگ کھلی آنکھ سے ظاہراً نااہل نظر آرہے ہوں ان کو اگر آپ چنیں گے تو وہ پھر شوریٰ کی نمائندگی کا حق بھی ادا نہیں کرسکتے۔ یا ایسے لوگ جو بلاوجہ اپنی ذات کو ابھار کر سامنے آنے کا شوق رکھتے ہیں وہ بھی جب شوریٰ میں آتے ہیں تو مشوروں سے زیادہ اپنی علمیت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ تو جماعتیں جب انتخاب کرتی ہیں تو اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگوں کو نہ چنیں۔ تو یہ ہے شوریٰ کے ضمن میں ذمہ داری افراد جماعت کی کہ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے نمائندگان شوریٰ چنیں نہ کہ کسی ظاہری تعلق کی وجہ سے اور جس کو چنیں اس کے بارے میں اچھی طرح پرکھ لیں۔ اس کو آپ جانتے ہوں، آپ کے علم کے مطابق اس میں سمجھ بوجھ بھی ہو اور علم بھی ہو اور عبادت گزار بھی ہو۔ اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا بھی ہو۔‘‘

(خطباتِ مسرور، جلد4، صفحہ 159-160)

عورتوں سے مشورہ

حضور انور فرماتے ہیں:

’’بعض قومی معاملات میں بھی آپؐ عورتوں سے بھی مشورے لے لیا کرتے تھے۔ ازواج مطہرات سے بھی مشورے لے لیا کرتے تھے۔ حدیبیہ کے موقع پر جب صلح نامہ لکھا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا کہ اٹھو اور اونٹوں کو ذبح کرو۔ صحابہؓ کو اس کا بڑا افسوس تھا اور وہ اس پر کسی طرح راضی نہ تھے۔ اس لئے کہ شاید اس کو شکست سمجھتے تھے۔ جب پھر بھی کوئی کھڑا نہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور صحابہ کو قربانیوں کا حکم دینے والا سارا واقعہ سنایا کہ اس طرح میں نے کہا ہے اور کوئی قربانی نہیں کر رہا۔ اس پر ام سلمہؓ نے کہا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اپنی بات پر عمل دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو پھر باہر نکلیں اور کسی سے کوئی بات کئے بغیر اپنے اونٹ کو قربان کردیں اور حجام کو بلوا کے اپنا سر منڈوانا شروع کردیں۔ تو دیکھیں صحابہ خود بخود آپ کے پیچھے چلیں گے۔ چنانچہ آپؐ اٹھے اور خاموشی سے اسی طرح کرنا شروع کردیا اور جب صحابہ نے یہ نظارہ دیکھا تو وہ بھی اپنی قربانیوں کی طرف لپکے اور ذبح کرنے لگے اور ایک دوسرے کے سرمونڈھنے لگے۔ تو جن

لوگوں کا خیال ہے اور اعتراض کرنے والوں کی طرف سے یہ شور مچایا جاتا ہے کہ اسلام میں عورت کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس روایت سے ظاہر ہے کہ اس موقع پر ایک عورت کی ہی ہوش و حواس پر قائم رائے مردوں کو راستہ دکھانے کا باعث بنی تھی۔ اس نے مردوں کو راستہ دکھایا تھا۔ کیونکہ اس وقت جوش میں پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ کیا کریں۔" (خطباتِ مسرور، جلد3، صفحہ 192)

صحیح مشورہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں

"اگر آپ کی رائے دینے سے پہلے کوئی اور رائے دے چکا ہے اس معاملے میں اور وہ آپ کی رائے سے مطابقت رکھتی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ پھر سٹیج پہ آیا جائے اور میں آخر پہ سب سے اہم بات یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو، مختصراً میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے، تقویٰ کے پیش نظر ہو، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے مشورہ دیں کہ اے اللہ! ہم تو ہر علم کا مکمل احاطہ کئے ہوئے نہیں ہیں تو ہی ہماری مدد فرما اور ہماری صحیح رہنمائی فرما۔ تیرے نام پر، تیرے دین کی سربلندی کی خاطر، تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خاطر، ان کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر، تیرے مسیح و مہدی نے ہمیں ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مشورے کی خاطر خلیفہ وقت نے ہمیں بلایا ہے، تو ہمیں توفیق دے کہ صحیح مشورہ دے سکیں۔ ہماری ذات کی کوئی ملونی بیچ میں نہ ہو اور خالصتاً ہم تیری خاطر مشورہ دینے والے ہوں۔ صحیح راستے سمجھانے والا بھی تو ہے اور ذہنوں کو کھولنے والا بھی تو ہے، تو ہماری مدد فرما اور ہمیں اس مرحلے سے تقویٰ پہ چلتے ہوئے گزار۔ اگر اس سوچ کے ساتھ مجالس میں بیٹھیں گے اور مشورے دیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بہت مدد فرمائے گا اور صحیح راستے بھی سمجھائے گا اور ایسی مجالس کی برکات سے بھی آپ فیضیاب ہوں گے۔" (خطباتِ مسرور، جلد2، صفحہ 204)

نمائندگان کی ذمہ داریاں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"نمائندگان شوریٰ کو یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داری شوریٰ کے اجلاس کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک دفعہ کا منتخب کردہ نمائندہ مجلس شوریٰ پورے سال تک کے لئے نمائندہ ہی رہتا ہے تاکہ اصولی باتوں میں مدد کر سکے اور شوریٰ کی کارروائی میں جو فیصلے ہوئے ہیں، جو اصولی باتیں ہوئی ہیں ان پر عمل درآمد کرانے میں تعاون بھی کرے اور پوری ذمہ داری سے مقامی انتظامیہ کی مدد بھی کرے۔ گو فیصلہ سے ہٹی ہوئی بات دیکھ کر جو بھی شوریٰ میں ہوئی ہو۔ ممبران شوریٰ براہ راست تو مقامی انتظامیہ کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کر سکتے ورنہ اس طرح تو ایک ٹکر کی صورت پیدا ہو جائے گی لیکن ان کو توجہ ضرور دلا سکتے ہیں کہ یہ یہ فیصلے ہوئے تھے، اس طرح کارروائی ہونی چاہئے تھی، یہ ہماری جماعت میں نہیں ہو رہی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا توجہ کے ساتھ ساتھ عملدرآمد کرانے کے لئے ان سے تعاون بھی کریں اور اگر دیکھیں کہ مقامی انتظامیہ پوری طرح جو شوریٰ کے فیصلے ہوئے ان پر عمل نہیں کر رہی تو پھر نظام جماعت قائم ہے وہ مرکز کو توجہ دلا سکتے ہیں، خلیفہ وقت کو اس بارے میں لکھ سکتے ہیں۔ تو یہ اطلاع دینا بھی ممبران شوریٰ کا فرض ہوتا ہے کہ سارا سال جب تک وہ ممبر ہیں ان معاملات پر عملدرآمد کرانے میں مدد کریں۔"

(خطباتِ مسرور، جلد2، صفحہ 200، 201)

نمائندگان کے فرائض

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ممبران شوریٰ کے فرائض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مَیں نمائندگان سے بھی چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ شوریٰ کی نمائندگی ایک سال کے لئے ہوتی ہے۔ یعنی جب شوریٰ کا نمائندہ منتخب کیا جاتا ہے تو اس کی نمائندگی اگلی شوریٰ تک چلتی ہے جب تک نیا انتخاب نہیں ہو جاتا۔ صرف تین دن یا دو دن کے اجلاس کے لئے نہیں ہوتی۔ شوریٰ کے نمائندگان کے بعض کام مستقل نوعیت کے اور عہدیداران جماعت کے معاون کی حیثیت سے کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے مستقلاً اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت کو اپنے نمائندے ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جو ان کے نزدیک ایک تو سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوں۔ ہر میدان میں ہر ایک ماہر نہیں ہوتا، کوئی کسی معاملے میں زیادہ صائب رائے رکھنے والا ہوتا ہے یا مشورہ دے سکتا ہے، کوئی کسی معاملے میں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ عبادت گزار ہونا چاہئے اور حقیقی عبادت گزار ہمیشہ تقویٰ پر قدم مارنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرے۔ اور جہاں قرآن اور سنت کے مطابق واضح ہدایات نہ ملتی ہوں وہاں وہ اپنی سمجھ اور علم کو خدا سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کہنے کا یہ مطلب ہے کہ جب نمائندگان کو افراد جماعت اس حسن ظنی کے ساتھ منتخب کرتے ہیں تو جو نمائندگان شوریٰ ہیں ان پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اس ذمہ داری کو ادا کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت کے افراد نے آپ پر حسن ظن رکھتے ہوئے قرآن کریم کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہوئے آپ کو منتخب کیا ہے کہ:

تُؤَدُّوْا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا (سورۃ النساء 4:59)

کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔ خدا کرے کہ اکثریت نمائندگان کی جو وہاں شوریٰ میں آئے ہوئے ہیں ان کا انتخاب اسی سوچ کے ساتھ ہوا ہو اور کسی خویش پروری یا ذاتی پسند کی وجہ سے نہ ہوا ہو۔

لیکن اگر بالفرض بعض ایسے نمائندگان بھی آ گئے ہیں جو ذاتی تعلق کی وجہ سے منتخب ہوئے ہیں تو مَیں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے نمائندگان کو سمجھ بوجھ کے ساتھ تقویٰ پر چلتے ہوئے مشورے دینے والا بنائے اور کبھی مجھے ایسے مشیر نہ ملیں جو دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتے ہوئے مشورے دینے والے ہوں۔ تو مَیں کہہ یہ رہا تھا کہ اگر بعض نمائندگان اس معیار کو مدنظر رکھے بغیر بھی چنے گئے ہیں وہ بھی اب میری یہ بات سن کر استغفار کرتے ہوئے اپنے آپ کو تقویٰ پر چلاتے ہوئے اس امانت کی ادائیگی کا اہل بنانے کی کوشش کریں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے اس پر چلتے ہوئے اگر آپ عمل کریں گے تو اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہوں گے۔

پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک امانت ہے جس کی ادائیگی کا آپ کو حق ادا کرنا ہے۔ اس نمائندگی کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں کہ تین دن کے لئے ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں کچھ باتیں سن لیں کچھ دوستوں سے مل لئے اور بس، صرف اتنا کام نہیں ہے، ان کا بڑا وسیع کام ہے۔

پھر نمائندگان یہ بھی یاد رکھیں کہ جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے اور خلیفۂ وقت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اس فیصلے کو جماعتوں میں عملدرآمد کرنے کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے۔ تو یہ نمائندگان کا بھی فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں اور اس پر نظر رکھیں کہ اس فیصلے پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا اور اس طریق کے مطابق ہو رہا ہے جو طریق وضع کر کے خلیفہ وقت سے اس کی منظوری حاصل کی گئی تھی۔ یا بعض جماعتوں میں جا کر بعض فیصلے عہدیداران کی سستیوں یا مصلحتوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر تو ایسی صورت ہے تو ہر نمائندہ شوریٰ اپنے علاقے میں ذمہ دار ہے کہ اس پر عملدرآمد کروانے کی کوشش کرے اپنے عہدیداران کو توجہ دلائے، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ان کے معاون کی حیثیت سے کام کرے۔ ایک کافی بڑی تعداد عہدیداران کی نمائندہ شوریٰ بھی ہوتی ہے۔ وہ اگر کسی فیصلے پر عمل ہوتا نہیں دیکھتے تو اپنی عاملہ میں اس معاملے کو

پیش کر کے اس پر توجہ دلائیں۔ نمائندگان شوریٰ چاہے وہ انتظامی عہدیدار ہیں یا عہدیدار نہیں ہیں اگر اس سوچ کے ساتھ کئے گئے فیصلوں کی نگرانی نہیں کرتے اور وقتاً فوقتاً مجلس عاملہ میں نتائج کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کا جائزہ نہیں لیتے تو ایسے نمائندگان اپنا حق امانت ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ اور اگر یہاں اس دنیا میں یا نظام جماعت کے سامنے، خلیفۂ وقت کے سامنے اگر بہانے بنا کر بچ بھی جائیں گے تو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ ضرور پوچھے جائیں گے جو اپنی امانتوں کا حق ادا نہیں کرتے۔

پس اس اعزاز کو کسی تفاخر کا ذریعہ نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے اور بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر باوجود توجہ دلانے کے پھر بھی مجلس عاملہ یا عہدیداران توجہ نہیں دیتے اور اپنے دوسرے پروگراموں کو زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور شوریٰ کے فیصلوں کو درازوں میں بند کیا ہوا ہے، فائلوں میں رکھا ہوا ہے تو پھر نمائندگان شوریٰ کا یہ کام ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ اگر مجھے اطلاع نہیں دیتے تو پھر بھی امانت کا حق ادا کرنے والے نہیں ہیں، بلکہ اس وجہ سے مجرم بھی ہیں۔ جب بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ کسی وجہ سے، کسی رنجش کی بنا پر کوئی فرد جماعت اگر کوئی خط لکھتا ہے تو پھر جب بات سامنے آتی ہے اور جب بعض کاموں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، یا تحقیق کی جاتی ہے تو پھر یہی عہدیداران اور نمائندگان لمبی لمبی کہانیوں کا ایک دفتر کھول دیتے ہیں۔ امانت کی ادائیگی کا تقاضا تو یہ تھا کہ جب کوئی غلط بات یا سستی دیکھی تو فوراً اطلاع کی جاتی۔ اور اگر مقامی سطح پر یہ باتیں حل نہیں ہو رہی تھیں تو اُس وقت آپ باتیں پہنچاتے۔

جماعت کی ترقی کی رفتار تیز کرنے کا یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ بعض لوگ اس خوف سے کہ ہم پر ذمہ داری نہ آ پڑے، ذمہ داری سے بچنے کے لئے خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں۔ تو اگر اپنا جائزہ لینے کی، اپنا محاسبہ کرنے کی ہر عہدیدار کو ہر نمائندہ شوریٰ کو عادت ہوگی اور یہ خیال ہوگا کہ مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے چنا گیا ہے اور پھر تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے مشورہ دینے کے بعد میری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ مَیں یہ جائزہ لیتا رہوں کہ کس حد تک ان فیصلوں پر عمل ہوا ہے یا ہو رہا ہے تو مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے کاموں میں ایک واضح تبدیلی پیدا ہو گی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ایک مسلسل عمل ہے کام کرنے کا اور جائزے لیتے رہنے کا۔ تبھی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ اور جماعتوں میں ایک واضح بیداری پیدا ہوگی اور نظر آ رہی ہوگی۔

فرمایا: اس لئے نمائندگان اور عہدیداران کو اس لحاظ سے بھی اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ وہ کس حد تک اپنی عبادتوں کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں کہ عبادت ایک بنیادی چیز ہے جس کو نمائندگی دیتے ہوئے مدنظر رکھنا چاہئے اور ایک عام مسلمان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ عبادت گزار ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین ہی نہیں ہے۔

(الترغیب و الترهیب جلد نمبر اول حدیث نمبر 820الترهیب من ترک الصلوة تعمدا و اخراجها … طبع اول 1994دار الحدیث قاهره)

تو ایک عام احمدی کے لئے جب نمازوں کی ادائیگی فرض ہے تو عہدیدار جو ہر لحاظ سے افراد جماعت کے لئے نمونہ ہونا چاہئیں ان کے لئے تو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ ان کی کوئی نماز بغیر جماعت کے نہ ہو سوائے کسی اشد مجبوری کے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جو دو تین دن شوریٰ کے لئے آتے ہیں اور آئے ہیں، ان میں صرف یہی نہیں کہ ان دنوں میں ہی یہیں نمازیں پڑھنی ہیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہے بلکہ ہر نمائندے کو، ہر عہدیدار کو، باقاعدہ نماز باجماعت کا عادی ہونا چاہئے۔ خود اپنے جائزے لیں، اپنا محاسبہ کریں، دین کی سربلندی کی خاطر آپ کے سپرد بعض ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔ اگر ان میں دین کے بنیادی ستون کی طرف ہی توجہ نہیں ہے تو خدمت کیا کریں گے اور مشورے کیا دیں گے۔ جو دل عبادتوں سے خالی ہیں ان کے مشورے بھی تقویٰ کی بنیاد پر نہیں ہو سکتے۔''

… پھر ایک اور بات جس کی طرف نمائندگان شوریٰ اور دوسرے کارکنان کو توجہ دلانی چاہتا ہوں، وہ خلیفۂ وقت کی اطاعت ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا آیا ہوں کہ شوریٰ کے فیصلوں پر عملدرآمد کروانا نمائندگان شوریٰ اور عہدیداران کا کام ہے۔ اور کیونکہ یہ فیصلے خلیفۂ وقت سے منظور شدہ ہوتے ہیں اس لئے اگر ان پر عملدرآمد کروانے کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا رہی تو غیر محسوس طریقے پر خلیفہ وقت کے فیصلوں کو تخفیف کی نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کے دائرے کے اندر نہیں رہ رہے ہوتے جبکہ جن کے سپرد ذمہ داریاں کی گئی ہیں ان کو تو اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھانے چاہئیں جو کہ دوسروں کے لئے باعث تقلید ہوں، نمونہ ہوں۔ پس یہ جو خدمت کے موقعے ملے ہیں ان کو صرف عزت اور خوشی کا مقام نہ سمجھیں کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے اور بڑی عزت کی بات ہے ہمیں خدمت کا موقع مل گیا۔ اس کے ساتھ جب تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے تب یہ عزت اور خوشی کی بات ہوگی اور تب یہ عزت اور خوشی کے مقام بنیں گے۔

ایک بات مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، شوریٰ کے ممبران کے لئے دوبارہ یاددہانی کروا رہا ہوں کہ شوریٰ کی بحث کے دوران جب اپنی رائے دینا چاہتے ہیں تو رائے دینے سے پہلے اس تجویز کے سارے اچھے اور برے پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے اپنی رائے دیں نہ کہ کسی دوسرے رائے دینے والے کے فقرہ کو اٹھا کر جوش میں آ جائیں۔ سمجھ بوجھ رکھنے والی شرط بھی اسی لئے رکھی گئی ہے کہ ہوش و حواس میں رہتے ہوئے رائے دیں۔ اور دوسری بات یہ کہ اظہار رائے کے وقت کسی کے جوشِ خطابت سے متاثر ہو کر اس طرف نہ جھک جائیں۔ یا اپنی کسی پسندیدہ شخصیت کی رائے سن کر اس پر صاد نہ کر دیں، اس کی بات نہ مان لیں۔ بلکہ رائے کو پرکھیں اور اگر معمولی اختلاف ہو تو بلاوجہ کج بحثی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر واضح فرق ہو، آپ کے پاس زیادہ مضبوط دلیلیں ہوں یا دوسرے کی دلیل زیادہ اچھی ہو تو ضروری نہیں وہاں کسی رائے دینے والے سے تعلق کا اظہار کیا جائے۔

بہرحال آخر میں پھر یہی کہتا ہوں کہ جب شوریٰ میں بحثوں کے بعد آپ ایک رائے قائم کر لیتے ہیں اور اس پر خلیفہ وقت کا فیصلہ لے لیتے ہیں چاہے وہ آپ لوگوں کی رائے مان لینے کی صورت میں ہو یا کسی تبدیلی کے ساتھ فیصلہ کرنے کی صورت میں۔ جب یہ جماعتوں کو عملدرآمد کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے تو امانت کا حق اور تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ خلیفہ وقت کا دست و بازو بن کر اس پر عملدرآمد میں جت جائیں، نہ سستیاں دکھائیں اور نہ توجیہیں نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر اس طرح کریں گے تو پھر آپ کے فیصلوں میں کبھی برکت نہیں پڑے گی۔ اور عہدیداران کی دوسری باتیں بھی بے برکت ہو جائیں گی۔

پھر مَیں کہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریوں کے احساس کو اجاگر کریں، اس کو سمجھیں اور خدا سے مدد مانگتے ہوئے شوریٰ کے دنوں میں اپنے اجلاس کے اوقات میں بھی اور فارغ اوقات میں بھی دعاؤں میں گزاریں۔ اور جب اپنی جماعت میں جائیں تو وہاں بھی آپ میں اس تبدیلی کا اثر مستقل نظر آتا ہو۔ یاد رکھیں کہ ہوشیاری، چالاکی یا علم سے، نہ احمدیت کا غلبہ ہونا ہے، نہ کوئی انقلاب آنا ہے۔ اگر دنیا میں کوئی تبدیلی پیدا ہونی ہے تو وہ دعاؤں سے اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے ہونی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہو گی۔'' (خطباتِ مسرور، جلد 4، صفحہ 160-166)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں شوریٰ کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قسط دوئم و آخر

مسجد بیت النور کیلگری۔ زرّیں قربانیوں کا تذکرہ

شعبہ تدوین تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا

اس مضمون کی تاریخی تفصیلات مکرم چوہدری عبد الباری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تحریرات سے ماخوذ ہیں۔ جو ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اپنی طرف سے استفادہ احباب کے لئے شائع کر رہا ہے۔ (ادارہ)

نیشنل مجلس عاملہ اور مربیان سلسلہ

نیشنل عاملہ کے ممبران نے بھی خدا کے فضل سے قربانیوں کے اعلیٰ نمونے دکھائے جس میں بعض نے 75 ہزار اور بعض نے 50 ہزار ڈالر تک قربانی پیش کی۔ اللہ تعالیٰ مزید خدمت کی توفیق بخشے۔

کئی مربیان کرام نے بھی مالی قربانی کے اعلیٰ نمونے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

پراجیکٹ مینیجر

مسجد بیت النور کیلگری کے لئے قربانیوں کے ذکر کے ساتھ اگر مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب پراجیکٹ مینیجر بیت النور مسجد کا ذکر نہ کیا جائے تو ناشکر گزاری ہوگی۔ بفضلہٖ تعالیٰ انہیں مسجد کی ابتدا سے لے کر آخر تک کے تمام مراحل میں نگرانی اور خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے کاروبار کو داؤ پر لگا کر بیسیوں مرتبہ ٹورانٹو سے کیلگری تشریف لائے اور مسجد کی تعمیر کی نگرانی کے لئے وہاں طویل قیام کئے اور رضا کارانہ طور پر کام کی احسن طریق پر نگرانی فرمائی۔ اگر اتنے بڑے پراجیکٹ پر بطور مینیجر کام کرنے کے لئے اجرت کا تخمینہ لگایا جائے تو وہ رقم لاکھوں ڈالرز بنتی ہے۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نے مسجد کی بنیادوں کی کھدائی سے لے کر افتتاح تک پورے دو سال کے عرصہ میں سے کئی مہینے کیلگری میں رہ کر گزارے۔ کیلگری جماعت ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور اپنے فضل سے ان کے کاموں میں برکت دے۔

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کو جب کیلگری میں رہنا تھا تو ان کے قیام کا مسئلہ تھا۔ کسی کے گھر میں اتنے لمبے عرصہ تک ٹھہرانا بھی مشکل تھا۔ لیکن ان کی خدمت کے مطابق ان کی رہائش مطلوب تھی۔ چنانچہ ایک دوست نے شہر کے اندر دو بیڈ روم کا تیار اپارٹمنٹ پیش کیا اور مسجد کا سارا کام اس اپارٹمنٹ سے بہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ یہ اس دوست کی بہت بڑی قربانی تھی حالانکہ وہ یہ اپارٹمنٹ دو ہزار ڈالر ماہوار تک کرایہ پر دے سکتے تھے۔ الغرض ایسی ایسی قربانیاں مخلصین جماعت نے کیں جن کا عام لوگوں کو علم تک نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کی زندگیوں میں برکت ڈالے جو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے لئے دنیا میں گویا کالعدم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اور بھی بہت لوگ تھے جو پس پردہ کام کر رہے تھے۔ انہوں نے دعائیں کیں، قیمتی اور بروقت مشورے دیئے اور جزوی طور پر بعض کام بھی سنبھالے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔ آمین

جب مسجد تعمیر ہوگئی تو گنبد کے اندر ایک فانوس کی ضرورت تھی مگر پیسے ختم ہو چکے تھے۔ ادھر کیلگری میں تمام دوست اپنی وسعتوں کی آخری حدود تک رقوم پیش کر چکے تھے۔ اس کے باوجود ایک دوست کو فون کیا گیا اور اس کو یہ بتایا گیا کہ مسجد کی یہ ضرورت ہے اور یہ پوری تو ہونی ہے آپ نہیں کریں گے تو کوئی اور کر دے گا۔ پس سوچ سمجھ کر جواب دیں۔ وہ دوست پوچھنے لگے کہ کتنے کا ہوگا؟ انہیں جواب دیا گیا کہ یہ تو علم نہیں ہے کہ وہ کتنے کا ہوگا؟ البتہ یہ ضرور ہے کہ جیسی مسجد ہے، فانوس اسی کے شایان شان ہونا چاہیئے۔ کہنے لگے قبول ہے۔ فانوس کا خرچ اٹھانے والے یہ دوست وہی تھے جنہوں نے کہا تھا کہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب سے ملاقات کے بعد ایک لاکھ ڈالر بچا لایا ہوں۔ الغرض 12 فٹ چوڑا اور 21 فٹ لمبا یہ فانوس 60 ہزار ڈالر میں خریدا گیا۔ اس قربانی کی سعادت ہمارے مرحوم بھائی چوہدری رضوان جلیل صاحب کے حصہ میں آئی تھی جو بقضائے الٰہی 4 اگست 2015ء کو جواں سالی میں ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے، جنت میں فانوسوں والے بالا خانے عطا فرمائے اور لواحقین کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کی قربانیوں کو قبول فرمائے آمین۔ یہ 15 ملین ڈالر اکٹھا کرنا کسی کے بس کا معاملہ نہیں تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

مسجد بیت النور کیلگری کا سنگِ بنیاد

مختصر یہ کہ 2005ء جون کی 18 تاریخ کو ہفتہ کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس تشریف لا کر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ جس میں Lieutenant Governor Alberta, Hon. Norman Kwong اور نیو ڈیموکریٹک پارٹ کے لیڈر Hon. Jack Layton نے بھی شرکت کی۔

مسجد بیت النور کیلگری کی تکمیل

الحمدللہ ثمّ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل، اس کی مدد اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں کے ساتھ مسجد کا تعمیراتی کام 27 جولائی 2006ء کو شروع ہو کر جون 2008ء کے آخر تک مکمل ہو گیا۔

مسجد بیت النور کیلگری کا افتتاح

4 جولائی 2008ء بروز جمعہ حضور انور نے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اور پھر اگلے روز 5 جولائی کو وزیر اعظم کینیڈا عزت مآب سٹیفن ہارپر Hon. Stephen Harper، کینیڈا لبرل پارٹی کے لیڈر اور قائد حزب اختلاف عزت مآب سٹیفن ڈائن Hon. Stephane Dion اور دیگر سیاسی راہنماؤں کی آمد پر ایک بھرپور پروگرام منعقد ہوا جس میں تقریباً پانچ ہزار لوگ تشریف لائے۔ وفاقی، صوبائی، سٹی کے تمام افسران بالا نے شرکت کی۔ اور افتتاح کی اس شاندار تقریب کو کینیڈین میڈیا نے بھرپور کوریج دی۔

مسجد بیت النور کے اجمالی کوائف

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیت النور مسجد ایک مکمل منصوبہ ہے جو کہ

اڑتالیس ہزار مربع فٹ پر محیط ہے، جس کے اندر مسجد کا وسیع وعریض ہال، مین جم، کمرشل کچن، ڈائننگ ہال، لائبریری، مربی ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، اور دیگر جماعتی عہدیداروں کے علاوہ لجنہ کے لئے بھی دفاتر موجود ہیں۔ مسجد کے مین ہال میں بارہ سو آدمی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اور ساتھ دو عدد ملحقہ بازو ہیں جن میں مزید تین سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ تین صد کاروں کے لئے پارکنگ کی کھلی جگی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ منصوبہ کیلگری جماعت کی موجودہ جملہ ضروریات کے لحاظ سے ایک مکمل منصوبہ ہے۔ فالحمدللہ رب العالمین

ایک ضروری گزارش اور اعتذار

یہ روئداد مسجد بیت النور کے افتتاح کے دس سال بعد محض یاداشتوں کی بنیاد پر قلمبند کی گئی ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی فروگزاشت ہوسکتی ہے۔ اس لئے اگر کسی مخلص کا اور اس کی قربانی کا ذکر نادانستہ طور پر رہ گیا ہو تو ادارہ اس سے دلی طور پر معذرت خواہ ہے۔ تاہم اگر وہ اس سلسلہ میں کسی مالی قربانی کے واقعہ کا ذکر کرنا چاہیں تو ادارہ احمدیہ گزٹ کو ضرور لکھیں تاکہ ان کی مخلصانہ قربانیوں کو تاریخ میں محفوظ ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

اظہارِ تشکر

کینیڈا کی ساری جماعتوں نے اور بالخصوص اور بنیادی طور پر کیلگری کی ساری جماعت نے عملی طور پر اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت پائی۔ اس منصوبہ میں سب سے زیادہ ایک فرد کی قربانی جو کہ پانچ لاکھ ڈالر تھی۔ اس کی سعادت بھی بفضلہٖ تعالیٰ کیلگری جماعت کے حصہ میں آئی۔

اسی طرح سب سے زیادہ سونا یا زیور پیش کرنے کی سعادت بھی کیلگری ہی کی ایک مخلص بہن کو نصیب ہوئی۔ فبارک اللہ لھمّ کلھم۔

امرائے کرام کی سرپرستی

مسجد کی تعمیر کے جملہ مراحل میں کینیڈا کے دونوں امرائے کرام مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب اور مکرم ملک لال خاں صاحب کی سرپرستی اور رہنمائی شاملِ حال رہی اور انہوں نے ہر طرح کی سہولت عنایت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جناب سے خاص فضلوں سے نوازے۔

مجالس عاملہ، مربیان سلسلہ اور دیگر حضرات

تمام کارکنان، ریجنل امراء، صدران، سیکرٹریان مال، مربیان کرام اور تمام احباب جماعت جن کا تعاون اور دعائیں اس مسجد کی تعمیر میں شامل حال رہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی رضا کی جنتیں عطا فرمائے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذِی اخزی الاعادِی

مسجد بیت النور کیلگری کے چند مناظر

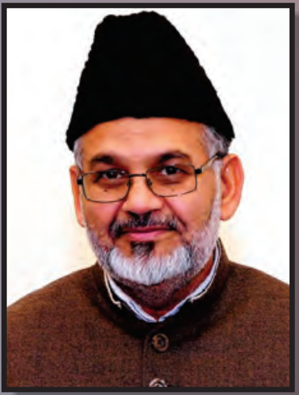

عہدیداران کے انتخاب کا سال۔ عہدیداران کے لئے نہایت اہم ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ امریکہ

خداتعالیٰ کے فضل سے یہ سال جماعت احمدیہ عالمگیر میں انتخابات کا سال ہے۔ ہر تین سال بعد تمام دنیا کے ممالک میں امراء، مجالس عاملہ، جماعتوں کے لوکل امراء، صدران اور ان کی مجالس عاملہ کے لئے عہدیدار منتخب کئے جاتے ہیں۔

عمومی قوائد وضوابط

جماعت احمدیہ میں انتخابات تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ کے قواعدوضوابط کے مطابق ہوتے ہیں۔ اُن میں سے چند عمومی قواعد استفادہ عام کے لئے درج کئے جاتے ہیں:

1۔ جس شخص کا نام جماعت کے عہدیدار کے لئے تجویز کرنا ہو وہ شعارِ اسلامی کی پابندی کرنے والا ہو۔ 230

2۔ اس کی داڑھی ہونی چاہئے۔ 230

3۔ ایسا شخص متقی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوفِ خدا رکھتا ہو۔ ہر قسم کی محرمات سے بچنے والا اور نظام جماعت کے اصولوں پر عمل کرنے والا ہو۔ 230 (b)

4۔ ایسا شخص باشرح چندہ باقاعدگی سے ادا کرنے والا ہو۔ 231

5۔ ایسا شخص چندہ جات میں خاص طور پر چندہ عام، چندہ وصیت اور جلسہ سالانہ میں چھ ماہ سے زائد کا بقایا دار نہ ہو۔ 231 (1)

6۔ ایسا شخص جو باقی چندہ جات تو باقاعدگی سے ادا کر رہا ہو لیکن ذیلی تنظیموں (خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ) کے چندوں میں چھ ماہ سے زائد کا بقایا دار ہو تو وہ صرف ووٹ دے سکتا ہے۔ لیکن اس کا نام کسی عہدہ کے لئے تجویز نہیں کیا جاسکتا۔ 231

7۔ ایسے شخص کا نام جس کے خلاف کوئی انتظامی تعزیری کارروائی کی گئی ہو کسی بھی عہدہ کے لئے تجویز نہیں کیا جاسکتا۔ 231

نوٹ: ایسا شخص جس کو خلیفۃ المسیح نے معاف فرمادیا ہو اور اس کی معافی کو تین سال گزر چکے ہوں تو وہ صرف ووٹ دے سکتا ہے۔

7۔ اٹھارہ سال سے کم عمر والے بھی انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔ 231

8۔ نومبائع بیعت کے ایک سال کے بعد ووٹ دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ دیگر تمام شرائط پوری کرتا ہو۔ 231 (c)

9۔ جہاں صدر جماعت کا انتخاب ہوگا اسے دو دفعہ مسلسل تین تین سال کے لئے منتخب کیا جاسکتا ہے، تیسری دفعہ کے لئے انتخاب میں ان کا نام تجویز نہیں کیا جائے گا۔ 225(b)

10۔ اسی طرح لوکل امراء کا جہاں انتخاب ہوتا ہے، اسے دو مرتبہ مسلسل تین، تین سال کے لئے منتخب کیا جاسکتا ہے، تیسری دفعہ کے لئے انتخاب میں ان کا نام تجویز نہیں کیا جائے گا۔ 229 (b)

یاد رہے کہ مجلس شوریٰ میں خواتین نہ تو ووٹ دے سکتی ہیں نہ ہی کسی عہدہ کے لئے ان کا نام تجویز ہوسکتا ہے۔

نصائح

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء کو جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ نصائح فرمائیں:

1۔ بنیادی سمجھنے والی بات

فرمایا: ’’جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔‘‘

یہ ہمارے نظام اور انتخاب کی بنیادی بات ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کے اندر یہ روح ہو کہ ہم نے پیار، محبت، بھائی چارے اور مل جل کر احترام اور تقدس کے رشتہ میں کام کرنا ہے اور اس طرح کہ خلیفۂ وقت کی ان سب پر براہ راست نظر پڑتی ہے۔

حضور انور نے اس ضمن میں یہ بھی فرمایا: ’’نظام جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی اناؤں اور خواہشات کو مکمل طور پر ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آجانے کی عادت کو عہدے داران کو ترک کرنا ہوگا اور کرنا چاہئے۔‘‘

2۔ عہدے دار سٹیجوں کے لئے نہیں بنائے جاتے

حضور انور نے فرمایا: ’’جماعت احمدیہ میں عہدے دار اسٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔‘‘

بعض عہدے دار تو مسجد میں تبھی آتے ہیں جب میٹنگ کی صدارت کرنی ہو یا عاملہ کی صدارت کرنی ہو اور ان کے عذرات یہ ہوتے ہیں کہ وہ مسجد سے بہت دور رہتے ہیں۔

3۔ سیکرٹریان تربیت کو فعال کرنے کی ضرورت ہے:

فرمایا: ’’ہر سیکرٹری تربیت یا اصلاح و ارشاد ہے ان کو بھی بہت فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ سیکرٹریان تربیت یا اصلاح و ارشاد بعض جگہوں پر کہلاتے ہیں، اپنے معین پروگرام بنا کر نچلے سے نچلے لیول سے لے کر مرکزی لیول تک کام کریں جس طرح کام کرنے کا حق ہے تو امور عامہ کے مسائل بھی اس تربیت سے حل ہو جائیں گے۔ تعلیم کے مسائل بھی کافی حد تک کم ہو جائیں گے، رشتہ ناطہ کے مسائل بھی بہت حد تک کم ہو جائیں گے۔۔۔۔

یہ شعبے آپس میں اتنے ملے ہوئے ہیں کہ تربیت کا شعبہ فعال ہونے سے بہت سے شعبے خود ہی فعال ہو جاتے ہیں۔‘‘

4۔ جماعت کا احترام پیدا کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: ’’اصل میں تو امراء، صدران، عہدے داران یا کارکنان جو بھی ہیں ان کا اصل کام تو یہ ہے کہ اپنے اندر بھی اور لوگوں میں بھی نظام جماعت کا احترام پیدا کیا جائے۔ اور اسی طرح جماعت کے تمام افراد کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں میں بھی جماعت کا احترام پیدا کریں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ جو نصائح میں عہدیداران کے لئے کرتا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ صرف عہدیداران کے

لئے ہیں بلکہ تمام افراد جماعت مخاطب ہوتے ہیں اور ان کو بھی یہ نصائح ہیں۔...

بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ عہدیدار بدلے بھی جاتے ہیں، خلیفہ ٔوقت خود بھی اپنی مرضی سے بعض عہدیداروں کو تبدیل کر دیتے ہیں۔''

5۔ اگر ایک عہدیدار کے پاس جماعت کا کام کرنے کے لئے وقت نہیں ہے تو کیا کرے۔

فرمایا: ''کہیں، آپ نے عہدے صرف اس لئے تو نہیں رکھے ہوئے کہ عہدہ مل گیا ہے اور معذرت کرنا مناسب نہیں اس لئے عہدہ رکھے رکھو۔ اور اس سے جس طرح بھی کام چلتا ہے چلائے جاؤ۔ اس طرح تو جماعتی نظام کو نقصان پہنچ رہا ہوگا۔ اگر تو ایسی بات ہے تو یہ زیادہ معیوب بات ہے اور یہ زیادہ بڑا گناہ ہے بہ نسبت اس کے کہ عہدے سے معذرت کر دی جائے۔ اس لئے ایسے عہدے دار تو اس طرح جماعت کے نظام کو جماعت کے وقار کو نقصان پہنچانے والے عہدیدار ہیں۔''

اس نصیحت میں حضور انور نے عہدیداروں کو واضح الفاظ میں ہدایت فرمادی ہے کہ اگر ان کے پاس وقت نہیں ہے یا وہ حاضر نہیں ہوسکتے یا جس طرح کہ پہلے گزر چکا ہے کہ عہدے دار نمازوں اور خاص طور پر نماز باجماعت میں پابندی نہ کریں، تو وہ معذرت کر دیں۔ اس میں انتخاب کرنے والوں کو بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ دیکھ کر اپنے لیڈر منتخب کریں۔ اگر ایک شخص مصروف الاوقات ہے اور مسجد نہیں آ سکتا زیادہ وقت نہیں دے سکتا تو اس کو بھی ابتلاء میں نہ ڈالیں۔ یہ دوطرفہ ہدایت ہے۔

6۔ عہدے کی خواہش کا اظہار

حضور انور نے فرمایا: '' اللہ کے فضل سے جماعت میں عموماً عہدے کی خواہش کا اظہار کوئی نہیں کرتا۔...

ہمارے نظام میں، جماعت احمدیہ کے نظام میں اگر کسی انتخاب کے وقت کسی کا نام پیش ہوجائے تو وہ اپنے آپ کو ووٹ دینے کا حق بھی نہیں رکھتا۔ اپنے آپ کو ووٹ دینا بھی اس بات کا اظہار ہے کہ میں اس عہدے کا حقدار ہوں۔ ...

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اس قسم کے عہدے لینے کے لئے مجالس میں شامل ہوتے ہیں، ایسے لوگ لعنت ہوتے ہیں اپنی قوم کے لئے اور لعنت ہوتے ہیں اپنے نفس کے لئے۔ وہ وہی ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتھم ساھون الذین ہم یرآء ون ویمنعون الماعون

(سورۃ الماعون 107: 5-7)

ایسے لوگوں میں ریا ہی ریا ہوتی ہے کام کرنے کا شوق نہیں ہوتا۔'' (مشعل راہ۔ جلد اول، صفحہ 20-21)

چھ ضروری امور

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں خاص طور پر چھ باتوں کو خلاصۃً دہرایا اور فرمایا:

1۔ عہدیداران پر خود بھی لازم ہے کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ اگر یہ کریں گے تو آپ کے نیچے جو لوگ ہیں، افراد جماعت ہوں یا کارکنان، آپ کی مکمل اطاعت اور عزت کریں گے۔

2۔ لوگوں سے نرمی سے پیش آنا ہے۔ ان کے دل جیتنے ہیں، ان کی خوشی غمی میں ان کے کام آنا ہے۔ اگر آپ یہ فطری تقاضے پورے نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے عہدیدار کے دل میں تکبر پایا جاتا ہے۔

3۔ امراء اور عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کو نگران بنایا گیا ہے۔ شریف النفس ہوں۔ جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔

4۔ کبھی کسی فرد جماعت سے کسی معاملہ میں امتیازی سلوک نہ کریں۔

5۔ نظام جماعت کا استحکام اور حفاظت سب سے مقدم رہنا چاہئے اور اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ پھر کبھی اپنے گرد 'جی حضوری' کرنے والے یا خوشامد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔ جن عہدیداروں پر ایسے لوگوں کا قبضہ ہوجاتا ہے پھر ایسے عہدے داروں سے انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ ایسے عہدے دار پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔ تبھی تو آنحضرت ﷺ نے اس دعا کی تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی برے مشیر میرے ارد گرد اکٹھے نہ کرے۔

6۔ آپ پر بھی، جو عہدیدار نہیں ہیں، ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا کام صرف اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دعا کرنا ہے۔

(خطباتِ مسرور۔ جلد اول صفحہ 514-532)

ضروری ہدایات

حضور انور نے خطبہ جمعہ 9 جون 2006ء میں درج ذیل زریں نصائح اور ہدایات فرمائیں:

1۔ خلافت اور نظام کی برکت سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے۔

فرمایا: '' مومنوں کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے احکامات کی بجا آوری کریں اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنے کی کوشش کریں اور کیونکہ خلیفہ، نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اس کی اطاعت بھی کرو۔ اور اس کے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو۔ ...

صرف مسیح موعودؑ کو جو مان لیا اس کے بعد جو نظام مسیح موعودؑ کی جماعت میں، نظام خلافت کے قائم نے سے قائم ہوا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔''

2۔ خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو

فرمایا: '' اگر کسی سطح پر آپ لوگوں کو خدمت کا موقع دیا گیا ہے تو اس کو فضل الٰہی سمجھیں اور ان حدود کے اندر ہی رہیں جو مقرر کی گئی ہیں اور اپنی حدود سے تجاوز نہ کریں۔ بعض لوگ بیوقوفی اور کم علمی کی وجہ سے ایسی باتیں کرتے ہیں، بعض اپنی انا کی وجہ سے۔ اور مختلف ملکوں میں ایسے معاملات اکا دکا اٹھتے رہتے ہیں اور توجہ دلانے پر پھر احساس بھی ہوجاتا ہے اور معافی بھی مانگتے ہیں۔''

3۔ تکبر اور انانیت کے خول سے باہر آئیں

فرمایا: '' بعض عہدیدار اپنے آپ کو عقلِ کل سمجھتے ہیں اور وہ بھی اپنے تکبر اور انانیت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی اپنے خول سے باہر آنا چاہئے۔...

ہر اس جگہ پر جہاں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے ذہنوں میں خناس سمایا ہوا ہے ان کو اس سے باہر نکلنا چاہئے اور استغفار کرنی چاہئے۔''

4۔ خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل بلا چون و چرا کرنی چاہئے

فرمایا: '' اسی طرح امراء اور مرکزی عہدیداران کو بھی میں کہتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں

جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔ ...

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔''

5۔ مربیان اور مبلغین کا کام

فرمایا: ''جہاں جماعتی عہدیداران یہ روح اپنے قول و فعل سے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش کریں وہاں مربیان اور مبلغین کا بھی کام ہے کہ اپنے قول و فعل کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے جماعت کی اس نہج پر تربیت کریں جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں۔''

6۔ پرانے احمدی اور ذمہ داری

فرمایا: ''جوں جوں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں۔ لیکن بہت سے نئے آنے والے کم تربیت کی وجہ سے بعض نئی باتیں لے آتے ہیں۔ اس لحاظ سے پرانے احمدی، معاشرے کے زیر اثر آ رہے ہیں اور جو بنیادی حکم ہے اس کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے استغفار کا حکم ہے اور استغفار ہر ایک کو بہت زیادہ کرنی چاہئے۔ استغفار کی بہت ضرورت ہے۔'' (خطباتِ مسرور۔ جلد چہارم، صفحہ 277-288)

انتخابات کے حوالہ سے بنیادی ہدایات

31 دسمبر 2004ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے عہدیداران کے انتخاب کے لئے بنیادی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

1۔ عہدے کا چناؤ

حضور نے فرمایا: ''عہدیداروں کا چناؤ آپ انتخاب کے ذریعے سے کرتے ہیں۔ عموماً اسی طرح ہوتا ہے، سوائے اس کے کہ بعض خاص حالات میں بعض جگہ نامزدگی کر دی جائے اور یہ جو نامزدگی ہے یہ بھی مرکز یا خلیفۂ وقت کی منظوری سے ہوتی ہے۔ تو بہرحال جب یہ انتخاب اکثریت کی خواہش کے مطابق ہو جاتا ہے تو پھر جس نے منتخب عہدیدار کو ووٹ نہیں بھی دیا اس کا بھی کام ہے کہ مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ عہدیدار کے ساتھ رہے۔''

2۔ عہدہ ایک امانت

فرمایا: ''پہلی بات تو یہ کہ عہدیدار چننے والوں کو (چاہئے) کہ عہدے ان کو دو، ان لوگوں کو منتخب کرو جو اس کے اہل ہوں۔ اس قابل ہوں کہ جس کام کے لئے انہیں منتخب کر رہے ہو وہ اس کو کر سکیں، وقت دے سکیں۔ یہ نہیں کہ چونکہ تمہارے تعلقات ہیں، اس لئے ضرور اس عہدے کے لئے اسی کو منتخب کرنا ہے یا ضرور اسی کو اس عہدے کے لئے ووٹ دینا ہے۔ اس میں ایک بہت بڑی ذمہ داری چناؤ کرنے والوں پر، منتخب کرنے والوں پر ڈالی گئی ہے۔''

3۔ کوئی بھی عہدہ جماعت میں کسی کا پیدائشی حق نہیں ہے

فرمایا: ''اور یہ بھی ذہن میں رہے، منتخب کرنے والوں کے اور جو منتخب ہو رہے ہیں ان کے بھی، بعض دفعہ لمبا عرصہ کر کے بعض ذہنوں میں باتیں آ جاتی ہیں۔ کوئی عہدہ جماعت میں کسی کا پیدائشی حق نہیں ہے، کوئی مستقل حق نہیں ہے۔ اس لئے جو خدمت کا موقع ملتا ہے وہ اللہ کا فضل ہے۔ ... خود کبھی خواہش نہیں کرنی۔ ... نہ کسی کے دوست یا عزیز کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی شخص کے حق میں ہلکا سا بھی اشارۃً یا کنایۃً اظہار کرے کہ اس کو ووٹ دیا جائے۔''

3۔ عہدے دار مکمل طور عاجزی اختیار کریں۔

فرمایا: ''مکمل طور پر اپنے آپ کو عاجز بنائیں۔ ... جماعتی عہدیدار بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنے رویوں میں ایک تبدیلی پیدا کریں لوگوں سے پیار اور محبت کا سلوک کیا کریں۔'' (خطباتِ مسرور۔ جلد دوم، صفحہ 944-948)

مزید ہدایات

15 جولائی 2016ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ایک بار پھر تمام دنیا کے احمدیوں کو عموماً اور تمام عہدیداروں کو خصوصاً درج ذیل ہدایات سے نوازا۔

1۔ جماعتی خدمت کوئی معمولی خدمت نہیں ہے

فرمایا: ''یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی خدمت کو کوئی معمولی خدمت نہیں سمجھنا چاہئے سرسری طور پر نہیں لینا چاہئے۔ ... جب ایک شخص دین کی خدمت یا بحیثیت عہدیدار کسی خدمت کے کرنے کو قبول کرتا ہے یا اس خدمت پر مامور کیا جاتا ہے تو اس پر دوسروں سے زیادہ بڑھ کر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عہد کو پورا کرے اور یاد رکھے کہ یہ عہد اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔''

2۔ شعبہ تربیت فعال ہونا چاہئے

فرمایا: ''اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو بہت سے دوسرے شعبوں کے کام خود بخود ہو جاتے ہیں۔ جتنا افرادِ جماعت کی تربیت کا معیار اونچا ہوگا اتنا ہی دوسرے شعبوں کا کام آسان ہوگا۔ مثلاً سیکرٹریان مال کا کام آسان ہوگا۔ سیکرٹری امور عامہ کا کام آسان ہوگا، سیکرٹری تبلیغ کا کام آسان ہوگا۔ اسی طرح دوسرے شعبوں کا، قضاء کا کام آسان ہو جائے گا۔''

نوٹ: اس ہدایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب سیکرٹری تربیت کا چناؤ کیا جائے تو ایسے شخص کو چنو جو واقعی تربیت کے شعبہ کو فعال کر سکتا ہو وہ خود نماز کا پابند ہو۔ خود مسجد آ سکتا ہو اور دعاؤں سے کام لیتا ہو، وغیرہ۔

حضور نے فرمایا: ''تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں۔ اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں ہے بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تربیت کرے۔

امیر جماعت، صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت جو بھی پروگرام بناتے ہیں ان کو سب سے پہلے اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کر رہی ہے کہ نہیں۔ ... اگر نہیں تو پھر تقویٰ نہیں۔''

3۔ عہدیداران اپنی نمازوں کی حفاظت کریں

فرمایا: ''امراء، صدران، عہدیداران اپنی نمازوں کی حفاظت کر کے اس کے قیام اور باجماعت ادائیگی کی بھرپور کوشش کریں تو اس سے جہاں ہماری مسجدیں آباد ہوں گی، نماز سینٹرز آباد ہوں گے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔ ...

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یاد رکھو صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آ سکتی جب تک عمل نہ ہو۔'' اور ''محض باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔''

(ملفوظات۔ جلد اول، ایڈیشن 1985ء، صفحہ 77)

... ہمارے ہر عہدیدار میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا احساس ہونا چاہئے ورنہ امانتوں کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوں گے جس کی قرآن بار بار تاکید کرتا ہے۔''

4۔ عہدیدار افسر نہیں ہیں

حضور نے فرمایا: ''کوئی عہدیدار افسر بننے کے تصور سے یا بنائے جانے کی تصور سے کسی خدمت پر مامور نہیں کیا جاتا بلکہ

اسلام میں تو عہدیدار کا تصور ہی بالکل مختلف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس طرح بیان فرمایا کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ ...

قوم کا خادم بن کر رہنا ہے۔ اور یہ حالت اس وقت پیدا ہوسکتی ہے جب انسان میں قربانی کا مادہ ہو۔ اس میں عاجزی اور انکساری ہو۔ اس کا صبر کا معیار دوسروں سے زیادہ ہو۔"

5۔ عہدے دار اور اپنی مصروفیات

فرمایا: "بعض عہدیدار اپنی مصروفیت کا بھی عذر پیش کر دیتے ہیں۔ بعض کے پاس کوئی عذر نہیں ہوتا صرف عدم توجہی ہوتی ہے۔ اگر ان کے اپنے معاملے ہوں یا کسی قریبی کے معاملے ہوں تو ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔"

6۔ نائبین کو کام سکھانے کی کوشش

فرمایا: "ماتحتوں سے حسن سلوک کریں۔ ... حسن سلوک کے ساتھ ساتھ اپنے نائبین اور ماتحتوں کو کام سکھانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے تاکہ جماعتی کام بہتر طور پر چلانے کے لئے ہمیشہ کارکن مہیا ہوتے رہیں۔"

7۔ اپنے علم اور تجربہ پر ناز نہ کرو

فرمایا: "کسی کے دل میں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ مرا تجربہ اور میرا علم جماعت کے کاموں کو چلا رہا ہے یا میرا تجربہ اور علم جماعت کے کاموں کو چلا سکتا ہے۔ جماعت کے کاموں کو خدا تعالیٰ کا فضل چلا رہا ہے۔ ... اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا ہے اور خود فرشتوں کے ذریعہ سے مدد فرماتا ہے۔ ...

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے وقت میں ایک عہدیدار کا خیال تھا کہ میری حکمت عملی اور میری محنت کی وجہ سے مالی نظام بہت عمدہ چل رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو جب یہ پتہ چلا تو آپ نے اس کو ہٹا کر ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا جس کو مال کی الف ب بھی نہیں پتا تھی۔ لیکن کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور خلیفہ وقت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے اس وجہ سے نئے آنے والے افسر جس کو کچھ بھی نہیں پتا تھا اس کے کام میں اتنی برکت پڑی کہ اس سے پہلے کبھی تصور بھی نہیں تھا۔"

8۔ ہر عہدیدار کو قواعد وضوابط پڑھنا اور اپنے شعبہ کی واقفیت پیدا کرنا بہت ضروری ہے

فرمایا: "جیسا کہ میں نے کہا کہ قواعد وضوابط کی کتاب کو ہر عہدیدار کو دیکھنا چاہئے اور اپنے شعبہ کے کاموں کا علم حاصل کرنا چاہئے۔ ہر ایک کو اپنی حدود کا علم ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ عہدیداروں کو اپنی حدود کا بھی پتا نہیں ہوتا۔ ایک شعبہ ایک کام کر رہا ہوتا ہے جب کہ قواعد وضوابط میں دوسرے شعبہ میں وہ کام لکھا ہوتا ہے۔ یا بعض دفعہ ایسا باریک فرق کاموں کے بارہ میں ہوتا ہے جس پر غور نہ کرتے ہوئے دو شعبے ایک دوسرے کی حدود میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں۔"

9۔ مبلغین کی ذمہ داری

فرمایا: "اسی طرح جو جماعتی سیکرٹریان جماعتوں کو ہدایت دیتے ہیں یا مرکز کی ہدایت پر جماعتوں کو ہدایت بھجوائی جاتی ہے اس بارہ میں بھی رپورٹ دیں۔ مربیان یہ بھی دیکھا کریں کہ ہر جماعت میں اس سلسلے میں کتنا کام ہوا ہے اور جہاں سیکرٹریان فعال نہیں ہیں۔ خاص طور پر تبلیغ اور تربیت اور مالی قربانی کے معاملے میں وہاں مربیان اور مبلغین انہیں توجہ دلائیں۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 05 اگست 2016ء، صفحہ 6-8)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں احباب جماعت کو 31 دسمبر 2004ء کے خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش فرمایا:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد 1، صفحہ 47-48)

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت کے لئے سلطان نصیر بنائے۔ آمین

ہم جو اک داستان رکھتے ہیں

سایۂ آسمان رکھتے ہیں
بس اس کی امان رکھتے ہیں
بخدا کچھ کمی نہیں ہے ہمیں
مالکِ کُل جہان رکھتے ہیں
موت سے جو ڈرا نہیں کرتے
وہ ہتھیلی پہ جان رکھتے ہیں
اِک صدی پر محیط ہے اپنی
ہم جو اِک داستان رکھتے ہیں
یہ الگ بات ہے رہیں خاموش
ورنہ ہم بھی زبان رکھتے ہیں
خود خودی خاک میں ملا کر ہم
اپنی اِک آن بان رکھتے ہیں
دل کی بات ہم غیب سے کر کے
غیب کو رازدان رکھتے ہیں
گھوڑے سرحد پہ باندھ کر رکھیں
اور اونچی مچان رکھتے ہیں
ہم مسافر ہیں اگلی منزل کے
پختہ عزمِ اڑان رکھتے ہیں
ہم ہی ٹھہریں گے بامراد کہ ہم
منزلوں پر دھیان رکھتے ہیں
زعم لے ڈوبا اُن کو کثرت کا
ہم دلِ اطمنان رکھتے ہیں
ہم غریبوں کی زندگی ہے الگ
ہم فقیری میں شان رکھتے ہیں
پیر و مرشد کی ہم دعاؤں کو
اپنے بچوں پہ تان رکھتے ہیں
یہ انہی کی ہی شانِ شاہی ہے
ہم حقیروں کا مان رکھتے ہیں
دنیا دیکھی مگر بہت دل میں
چاہتِ قادیان رکھتے ہیں
یہ زمانہ ہے اب انہی کا ظفر
جو امامِ زمان رکھتے ہیں

(مبارک احمد ظفر صاحب، لندن)

حفظ القرآن سکول کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضورِ انور کی دعاؤں کے طفیل 2011ء میں جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام کینیڈا میں حفظ القرآن سکول کا قیام عمل میں آیا۔ یہ مغربی ممالک میں اپنی نوعیت کا واحد کل وقتی سکول ہے جس میں طلباء قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 38 طلباء اس ادارے سے قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔

ہر سال رمضان المبارک میں تمام طلباء اور فارغ التحصیل حفاظ مختلف جماعتوں میں نمازِ تراویح پڑھانے کی سعادت بھی حاصل کر رہے ہیں۔

حفظ القرآن سکول میں ہفتہ میں ایک دن ریگولر سکول کی پڑھائی بھی کروائی جاتی ہے۔ جس میں طلباء کو ریاضی، سائنس اور انگریزی وغیرہ پڑھائی جاتی ہے، تا کہ ان کی دنیاوی تعلیم کا حرج نہ ہو۔ اب تک کسی بھی فارغ التحصیل طالب علم کو اپنے ریگولر سکول کی پڑھائی میں کسی قسم کی مشکل پیش نہیں آئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تمام طلباء حفظِ قرآن کے بعد سکول کے اسی گریڈ میں داخل ہوئے ہیں جس میں انہیں حفظ کے دورانیہ کے بعد ہونا چاہئے تھا اور ان طلباء میں سے کسی کا کوئی تعلیمی سال ضائع نہیں ہوا۔ الحمدللہ

حفظ القرآن سکول میں قرآنِ کریم حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کی دینی تربیت کے لئے دورانِ سال اہم جماعتی دِنوں کی یاد میں مختلف جلسہ جات بھی منعقد کئے جاتے ہیں جن میں جلسہ سیرت النبی ﷺ، جلسہ یومِ مسیحِ موعودؑ، جلسہ یومِ مصلح موعودؓ اور جلسہ یومِ خلافت شامل ہیں۔

اِن پروگراموں کے ساتھ ساتھ تمام طلباء کو تین احزاب نور، محمود اور ناصر میں تقسیم کر کے اِن احزاب کے مابین علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقریر، نماز با ترجمہ، حفظِ ادعیہ واحادیث اور مقابلہ اذان کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ سالانہ کھیلوں کے مواقع پر انفرادی و اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ جن میں دوڑ، فٹ بال، باسکٹ بال، رسہ کشی، لانگ جمپ اور بیڈمنٹن وغیرہ شامل ہیں۔ اِس کے علاوہ دورانِ سال جامعہ احمدیہ کے بعض تفریحی پروگرام مثلاً پکنک اور SnowTubing وغیرہ میں بھی حفظ القرآن سکول کے طلباء نہایت جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔

طلباء حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سکول میں براہِ راست سنتے ہیں اور ساتھ ساتھ نوٹس بھی لیتے ہیں، جس کے بعد طلبا سے خطبہ کے متعلق سوالات کئے جاتے ہیں اور مشکل الفاظ کے معانی بتائے جاتے ہیں۔

حفظِ قرآن کے نصاب کو تین سالوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے سال میں طلباء 9 پارے حفظ کرتے ہیں۔ جب کہ دوسرے اور تیسرے سال میں بالترتیب 10 اور 11 پارے حفظ کئے جاتے ہیں۔ حفظ مکمل کرنے کے بعد طلباء کم از کم ایک بار مکمل قرآن کی دہرائی کرتے ہیں۔ فارغ التحصیل طلباء ریگولر سکول کی پڑھائی شروع کر چکے ہیں ان کی سہولت کے لئے ہفتہ میں ایک روز شام کے اوقات میں دہرائی کی کلاس لگائی جاتی ہے۔

روزانہ صبح آٹھ بجے اسمبلی میں قرآن کریم کی تلاوت سے دن کا آغاز کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد طلباء کو قرآن کریم کی چند آیات کا لفظی ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ اسمبلی کے بعد طلباء باری باری استاد کو اپنا نیا یاد کیا ہوا سبق سناتے ہیں۔ دوسرے دور میں تمام طلباء اپنے گذشتہ سات دنوں کے اسباق بغرض دہرائی سناتے ہیں۔ جب کہ تیسرے دور میں حفظ کئے ہوئے حصے سے نصف پارہ کی دہرائی کی جاتی ہے۔

گیارہ بجے تفریح کا وقفہ کیا جاتا ہے، جس میں طلباء ایوانِ طاہر جم میں باسکٹ بال اور بیڈمنٹن کھیلتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق وقفہ کے دوران روزانہ طلبا کو دودھ اور ابلے ہوئے انڈے دئے جاتے ہیں۔

دوپہر ایک بج کر چالیس منٹ پر تدریس کا اختتام ہوتا ہے، جس کے بعد طلباء نمازِ ظہر ادا کرنے کے لئے مسجد بیت الاسلام جاتے ہیں۔ رمضان المبارک سے ایک ماہ قبل نمازِ ظہر باجماعت کا انتظام حفظ سکول میں ہی کر دیا جاتا ہے، تا کہ طلباء کو نماز کی امامت کی مشق کروائی جاسکے، نیز نماز کے مسائل اور آداب سے آگاہی دی جاسکے۔

فی الوقت حفظ القرآن سکول میں کل 27 طلباء زیرِ تعلیم ہیں۔ 2 طلباء حفظ مکمل کرنے کے بعد دہرائی کر رہے ہیں۔ 4 طلباء نے 20 سے 30 پاروں کے درمیان حفظ کر لیا ہے۔ 7 طلباء نے 10 سے 20 پاروں کے درمیان حفظ کیا ہے۔ 14 طلباء نے ابھی 10 پاروں سے کم حفظ کیا ہے۔

اس وقت درج ذیل اساتذہ ان طلباء کو قرآن کریم حفظ کروانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مکرم حافظ مجیب الرحمٰن صاحب۔ مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب۔ مکرم حافظ عقیل الرحمٰن صاحب

اسی طرح ہفتہ میں ایک دن Ontario Curriculum School کی تدریس کے لئے درج ذیل چار خواتین اساتذہ خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

محترمہ صدف خورشید صاحبہ۔ محترمہ فریدہ عفت صاحبہ۔ محترمہ ملیحہ جاوید صاحبہ۔ محترمہ شائستہ جاوید صاحبہ

حفظ القرآن سکول کے فارغ التحصیل طلبا کا تعارف بغرض دعا پیشِ خدمت ہے۔

ترتیب یوں ہے۔

نمبر	نام	ولدیت	جماعت	دورانیہ حفظ
1	حافظ عدنان احمد	مبین احمد صاحب	بریڈفورڈ	ایک سال آٹھ ماہ
2	حافظ طلحہ باجوہ	اقبال باجوہ صاحب	پیس ویلیج	ایک سال آٹھ ماہ
3	حافظ شعور ملک	فضل ملک صاحب	وان	دوسال تین ماہ
4	حافظ بہزاد احمد	سید عامر صاحب	احمدیہ ابوڈ آف پیس	دوسال تین ماہ
5	حافظ مبین ڈوگر	محمود ڈوگر صاحب	برامپٹن	دوسال چھ ماہ
6	حافظ فالق ملک	فاتح ملک صاحب	وان	دوسال چھ ماہ
7	حافظ فاران ظفر	محمد منور ظفر صاحب	مالٹن	دوسال سات ماہ
8	حافظ شاویز ہمایوں	ہمایوں بھٹی صاحب	بریڈفورڈ	دوسال نو ماہ
9	حافظ طلحہ ظفر	ندیم احمد صاحب	پیس ویلیج	تین سال
10	حافظ رضا الرحمٰن درد	محبّ الرحمٰن درد صاحب	وان	تین سال پانچ ماہ
11	حافظ سجیل احمد	سجاد شکیل صاحب	احمدیہ ابوڈ آف پیس	تین سال چھ ماہ
12	حافظ واصب عمار	جاوید ظریف صاحب		دوسال پانچ ماہ
13	حافظ عبد الباری	عبد العلیم صاحب	ٹورانٹو	دوسال پانچ ماہ
14	حافظ راغب کھوکھر	قمر کھوکھر صاحب	برامپٹن	تین سال ایک ماہ
15	حافظ ابصار احمد	وقار احمد صاحب	ویسٹن	دوسال پانچ ماہ
16	حافظ جری اللہ خان	ثناء اللہ خان صاحب	مسس ساگا	دوسال پانچ ماہ
17	حافظ فراس چوہدری	صداقت چوہدری صاحب	مالٹن	دوسال چھ ماہ
18	حافظ تفرید ڈوگر	محمود ڈوگر صاحب	برامپٹن	دوسال سات ماہ
19	حافظ ماہر احمد	طاہر احمد صاحب	یو ایس اے	تین سال سات ماہ
20	حافظ عظیم احمد	نسیم آفتاب صاحب	پیس ویلیج	تین سال سات ماہ
21	حافظ طلحہ احمد	مبین احمد صاحب	بریڈفورڈ	تین سال سات ماہ
22	حافظ فاران ہنجرا	سیف اللہ ہنجرا صاحب	پیس ویلیج	دوسال آٹھ ماہ
23	حافظ حسن احمد	تنویر احمد صاحب	پیس ویلیج	دوسال دو ماہ
24	حافظ دانیال احمد	طاہر احمد طیب صاحب	پیس ویلیج	دوسال تین ماہ
25	حافظ سلمان قریشی	نصیر قریشی صاحب	پیس ویلیج	تین سال چھ ماہ
26	حافظ تنزیل احمد	سجاد اختر صاحب	احمدیہ ابوڈ آف پیس	تین سال آٹھ ماہ
27	حافظ مرغوب احمد	بشارت احمد صاحب	پیس ویلیج	دوسال نو ماہ
28	حافظ کاشر منصور	خواجہ منصور صاحب	پیس ویلیج	دوسال نو ماہ
29	حافظ وجیہ اللہ خان	اعجاز نصر اللہ خان صاحب	وان	تین سال دو ماہ
30	حافظ فیصل محمود	فضل محمود صاحب	پیس ویلیج	تین سال دو ماہ
31	حافظ محمد اللہ	رانا رفیع اللہ صاحب	کیلگری	تین سال دو ماہ
32	حافظ ریان میاں	ادریس میاں صاحب	ایڈمنٹن	ایک سال ڈھائی ماہ
33	حافظ عطاء الخبیر	ملک عطاء العزیز صاحب	پیس ویلیج	تین سال تین ماہ
34	حافظ عطاء الحئی	طاہر احمد صاحب	پیس ویلیج	ایک سال تین ماہ
35	حافظ دانیال طارق	طارق کریم صاحب	وان	تین سال گیارہ ماہ
36	حافظ حارث عمر	خالد عمر صاحب	برامپٹن	تین سال تین ماہ
37	حافظ ظفر اللہ منگلا	محمود منگلا صاحب	احمدیہ ابوڈ آف پیس	تین سال ایک ماہ
38	حافظ ریان احمد چیمہ	حافظ راحت احمد چیمہ صاحب	پیس ویلیج	دوسال دو ماہ

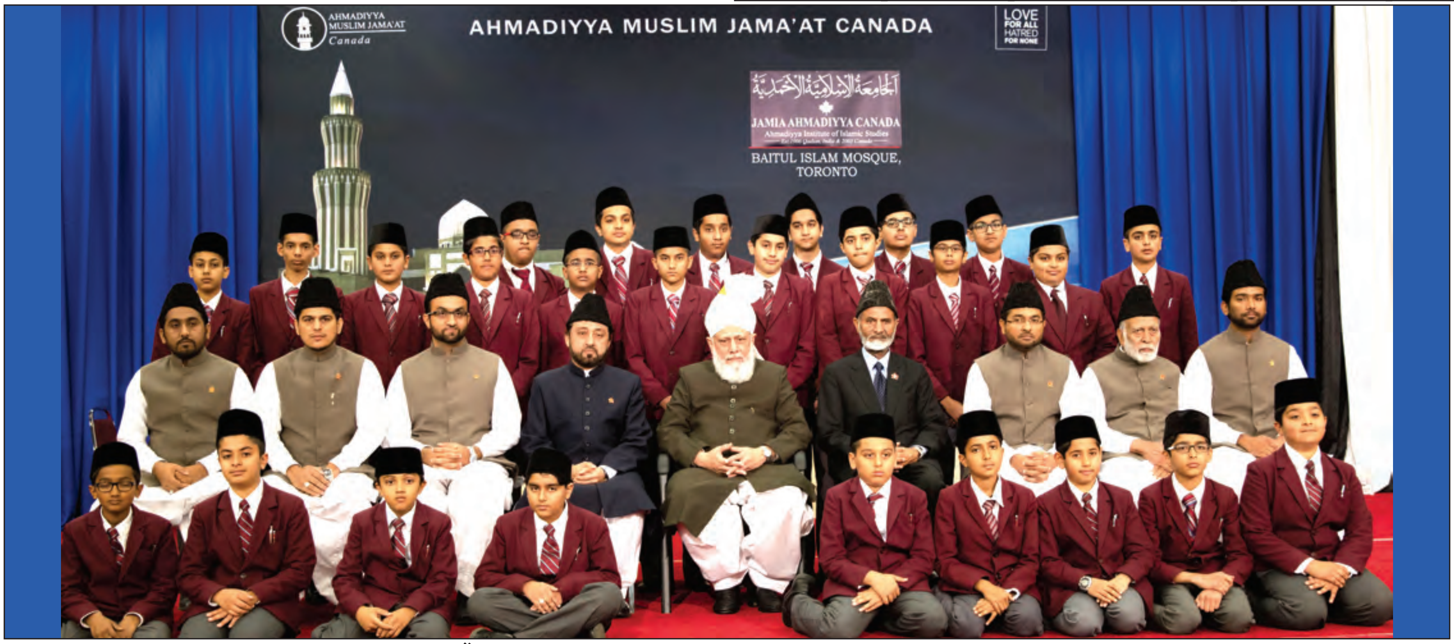

طلباء و سٹاف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا 2016ء کے موقع پر

کلاس روم کا ایک منظر

فارغ التحصیل حفاظ 2016ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حفظ سکول میں مصافحہ کا شرف حاصل کرتے ہوئے۔

طلباء مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے پاکستان ربوہ
نمائندہ خصوصی سے برموقع جلسہ سالانہ کینیڈا 2018ء اسناد وصول کرتے ہوئے۔

طلباء جامعہ وحفظ القرآن سکول 2016ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کے موقع پر

سالانہ سکینگ ٹرپ 2018ء کے موقع پر

دعا کے ساتھ سالانہ کھیلوں کا آغاز کیا گیا۔

مقابلہ رسہ کشی برموقع سالانہ سپورٹس ڈے 2018ء

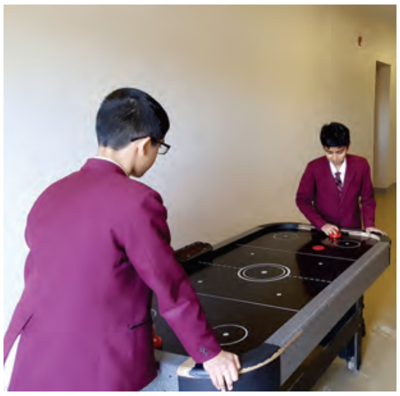

تفریح کے وقفہ کے دوران طلباء ائیر ہاکی کھیل رہے ہیں۔

سالانہ سپورٹس ڈے کے موقع پر طلباء فٹ بال کھیلتے ہوئے۔

تفریح کے وقفہ کے دوران طلباء کھیل رہے ہیں۔

Remembrance Day 2017ء کے موقع پر

بروز جمعۃ المبارک طلباء شلوار قمیص میں ملبوس۔

مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جلسہ سیرت النبی ﷺ 2019ء کی صدارت فرماتے ہوئے۔

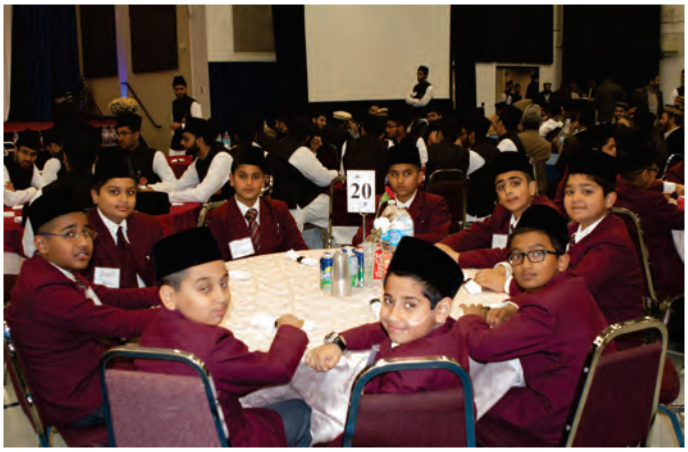

سالانہ عشائیہ وتقریب تقسیم انعامات 2017ء کے موقع پر

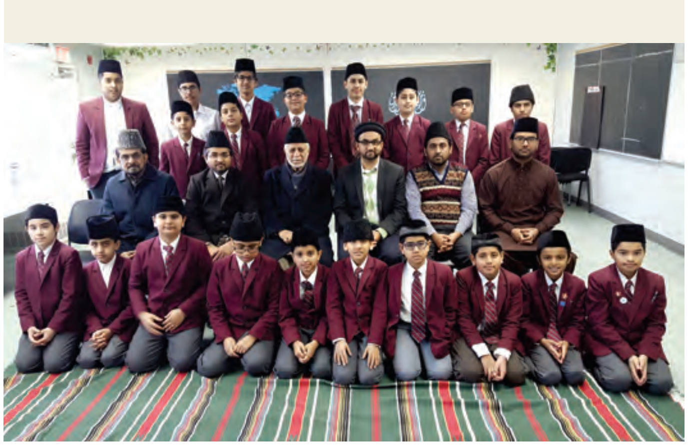

مکرم مولانا عطاالمجیب راشد صاحب امام مسجد لندن 2017ء میں حفظ القرآن سکول کے ساتھ

مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، سٹاف اور طلباء کے ساتھ

جلسہ سیرۃ النبیؐ

۱۲ ربیع الاوّل کے اعتبار سے اختتام ہفتہ ٹورانٹو اور اُس کے گردونواح کی تمام مساجد اور نمازوں کے سنٹرز میں سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا اہتمام رہا۔ وان میں مسجد بیت الاسلام اِس تقریب کے لئے خاص طور پر سجائی گئی تھی ۔ یہاں 15 دسمبر بروز ہفتہ امارت وان نے اِس بابرکت تقریب کا انعقاد کیا۔ جب کہ لوکل امارت پیس ویلج کے پروگرام میں مقررین نے اتوار کے دن اپنے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

پیس ویلج کی تقریب

پیس ویلج کی جماعت نے اس حسین مجلس کا اہتمام 16 دسمبر 2018ء بعد نماز مغرب کیا۔ اِس تقریب میں احباب وخواتین کی حاضری 900 ریکارڈ کی گئی۔ 5 بج کر 13 منٹ پر عزیزم فطین ریاض صاحب نے سورۃ احزاب کی آیات نمبر 46 تا 49 کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کی صدارت میں کیا۔

آیات کا انگریزی ترجمہ عزیزم انس فاروق صاحب اور اردو ترجمہ مکرم توصیف احمد صاحب نے پیش کیا۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے پروگرام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے حاضرین کو اِس پاکیزہ مجلس کی اہمیت واضح فرمائی نیز کاروائی کے دوران آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی یاددہانی کروائی، جس کے بعد مکرم فرخ طاہر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم شیریں کلام سے نعت کے چند اشعار ترنّم سے سُنائے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

ان اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرم جری اللہ عدنان صاحب نے پیش کیا۔

پہلی تقریر

5 بج کر 35 منٹ پر جلسہ کی پہلی تقریر مکرم اعجاز احمد چٹھہ صاحب نے انگریزی میں کی ۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا ”آنحضرت ﷺ سے نوجوان صحابہؓ کی محبت“۔ آپ نے مضمون کا آغاز سورۃ توبہ کی آیت نمبر 128 کی تلاوت سے کیا اور تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ کی صحابہؓ سے محبت کے متعلق قرآن کریم میں گواہی موجود ہے۔ اُسوۂ حسنہ سے اِس محبت کے عملی نمونے پیش کرتے ہوئے چٹھہ صاحب نے حضرت زید بن حارثؓ کی مثال پیش کی جب اُن کے والد اُنہیں لینے کے لئے آئے تو باوجود آزاد کئے جانے کے رسول کریمؐ کی بے حد محبت اور شفقت کی وجہ سے حضرت زیدؓ نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ آپ نے جنگ بدر میں شامل اُن دو نوجوانوں کا ذکر بھی کیا جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے دائیں اور بائیں کھڑے تھے اور ابوجہل کو قتل کرنے کے لئے بے چین تھے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں بھی محبت اور قربانی کے اُس جذبہ کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

عربی قصیدہ

تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کی شان میں تحریر کردہ عربی قصیدہ کے چند اشعار عزیزان عزیم چیمہ، طٰہٰ چیمہ اور دانیال رانا نے خوش الحانی سے پیش کئے۔

دستاویزی ویڈیو

قصیدہ کے بعد حاضرین کو ایک ویڈیو Astonishing Story of the Prophet Muhammad کے کچھ حصے دکھائے گئے۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب کا خطاب

6 بج کر 10 منٹ پر جلسہ کا مرکزی خطاب مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلج کا تھا۔ آپ کی تقریر کا عنوان ”آنحضرت ﷺ کی مکی و مدنی زندگی“ تھا۔ آغاز میں آپ نے سورۃ حم السجدہ کی آیات نمبر 30 تا 48 کی تلاوت اور تفسیر بیان کی اور آنحضرت ﷺ کی پیدائش، بچپن، جوانی، مقام نبوت پر فائز ہونے اور قریش مکہ کی آپؐ کی مخالفت کا تفصیل سے ذکر کیا۔ نزولِ قرآن کے ساتھ تبلیغ واشاعت کے کاموں میں انہماک اور لوگوں کا آہستہ آہستہ اسلام کو قبول کرنا اور قریش مکہ کی مخالفت کا بڑھنا۔ شعب ابی طالب میں آپؐ اور آپؐ کے اصحابؓ کی اسیری، سفر طائف میں آپؐ پر مظالم اور آپ کا نہایت اعلیٰ اخلاق کا اظہار۔ آپؐ کے ساتھ آپؐ کے صحابہؓ اور صحابیاتؓ پر مظالم اور ان کا ثابت قدم رہنا نیز صحابہؓ کا ہجرتِ حبشہ اور بالآخر آپؐ کے قتل کے فیصلہ کے بعد آپ کا ہجرتِ مدینہ کے لئے سفر کو نکلنا اور اس سفر میں الٰہی حفاظت اور نشانات۔ اسرا ومعراج کے عظیم الشان واقعات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک۔ ہجرتِ مدینہ میں انصار مہاجرین کو بھائی بنایا جو مؤاخاتِ مدینہ کے نام سے مشہور ہے۔ تمام دفاعی جنگوں میں صحابہؓ کی عظیم الشان قربانیوں کے ذکر کے ساتھ ان کی محبتِ رسولؐ، بے لوث اطاعت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ صلح حدیبیہ تک کی گونا گوں قربانیوں کے اثرات اور پھر امن کے معاہدہ کی خلاف ورزی کے بعد دس ہزار قدسیوں کا آپؐ کی معیت میں مکہ کو فتح کرنا اور تمام دشمنانِ اسلام کو معاف کر کے ایک ایسی مثال قائم کرنا جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ اللّٰھم صلی علی محمد و علی آل محمد وبارک و سلم۔

آخر میں مکرم مولانا صاحب نے حاضرین کو یہ پیغام بھی دیا گیا کہ احمدیت جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نام ہے اس کے ماننے والوں کو بھی اسی طرح قربانیاں دینی ہوں گی۔ اور اسی طرح خلافت سے وفا، اطاعت اور محبت کا تعلق قائم کرنا ہوگا جس کی مثالیں آنحضرت ﷺ کے دور میں نظر آتی ہیں۔

نیز آپ نے فرمایا کہ یہ تمام واقعات ہمیں تعلق باللہ، مسلسل قربانی اور ہر حال میں تبلیغ اسلام کا درس دیتے ہیں ۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں شکرانے کے طور پر ہفتہ میں ایک دن وقفِ عارضی کے لئے توجہ دلائی ہے۔ ضرورت اِس بات کی

ہے ہم قربانی کے اِس جذبہ کو زندہ رکھیں اور ہمیشہ محاسبہ کرتے رہیں کہ ہم قربانی کے کس معیار پر ہیں۔ آپ کا یہ انگریزی خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

اِختتامی خطاب اور اجتماعی دُعا

7 بج کر 10 منٹ پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے اپنے مختصر اختتامی خطاب میں فرمایا کہ پہلے نبیوں کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے قربانیاں دیں اور آزمائشوں کا سامنا کیا، صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی زندگیوں میں جا بجا ایسے نمونے دکھلائے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اجتماعی دُعا کے بعد نماز عشاء ادا کی گئی اور احباب شیرینی کے ڈبے تھامے گھروں کو روانہ ہوئے۔

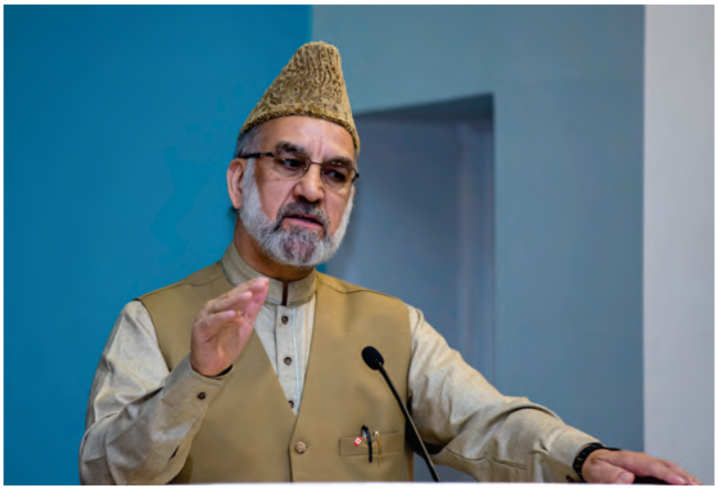

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

جلسہ مصلح موعود وان جماعت

یوم مصلح موعودؓ کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کینیڈا کے تمام مراکز میں بالعموم اور ٹورانٹو اور اس کے گردونواح کی تقریباً تمام جماعتوں میں بالخصوص اِس عظیم الشان پیش گوئی کی اہمیت بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد ہوئے، اِس تسلسل میں دوسرا بڑا جلسہ وان امارت نے 19 فروری 2019 بروز بدھ بعد نماز عشاء مسجد بیت الاسلام میپل میں منعقد کیا۔

اِس اہم تقریب کی صدارت محترم عبدالحلیم طیّب صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

تقریب کے آغاز میں مکرم محمد عبداللہ صاحب نے سورۃ الحشر کی آیات نمبر 23 تا 25 کی تلاوت پیش کی۔ ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم جلال باجوہ صاحب اور اُردو ترجمہ چوہدری محمد انور صاحب نے پیش کیا۔

پروگرام کے تعارف اور تفصیل کے بعد اِس پُرشوکت پیش گوئی کے الفاظ مکرم اکبر محمود صاحب نے اُردو میں اور مکرم خبیب چوہدری صاحب نے انگریزی میں پیش کئے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے شیریں منظوم کلام سے چند دُعائیہ اشعار مکرم عمران حفیظ صاحب نے ترنّم سے سُنائے۔ ؎

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

مکرم شرجیل احمد صاحب نے ان اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

مکرم مولانا امتیاز احمد سراصاحب کی تقریر

پروگرام کی پہلی تقریر مولانا امتیاز احمد سراء صاحب مشنری وان امارت نے ”فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے“ کے موضوع پر انگریزی میں کی۔ آپ نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 56 کی تلاوت کے بعد کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف ایک بیٹے کی پیدائش کی خوش خبری نہیں دی بلکہ اُس کے ساتھ عظیم الشان فتح وظفر کا پیغام بھی دیا اور موعود بیٹے کی 52 سے زیادہ خوبیوں کا اعلان کیا۔ اُس بیٹے کو دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کا محور بتایا، دینی علوم کا گہوارہ بتایا، خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک نشان بتایا اور فاتح الدین قرار دیا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسے بیٹے کی بشارت دی جو غیر معمولی خوبیوں کا مالک اور اپنی زندگی کے آخر تک اشاعتِ اسلام کا علمبردار ہوگا۔

حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے 17 سال کی عمر میں الہام کے ذریعہ اِس بات کی یقین دہانی کروائی اور آپؓ نے واشگاف الفاظ میں یہ دعویٰ کیا کہ:

”میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام میرے متعلق ہے خدا تعالیٰ نے مجھے ایسے مقام پر کھڑا کیا کہ دنیا اس کی مخالفت کے لئے آگئی۔ بیرونی مخالف بھی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور منافق بھی اپنے سروں کو اٹھا کر یہ سمجھنے لگے کہ اب اُن کی کامیابی کا وقت آگیا ہے مگر میں حضرت نوحؑ کے الفاظ میں کہتا ہوں کہ جاؤ اور تم سب کے سب مل جاؤ اور سب مل کر اکٹھے ہو کر مجھ پر حملہ کرلو اور تم مجھے کوئی ڈھیل نہ دو اور مجھے تباہ کرنے اور مٹانے کے لئے متحد ہو جاؤ پھر بھی یاد رکھو کہ خدا تمہیں ذلیل اور رسوا کرے گا اور شکست پر شکست دے گا اور مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے گا۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 16 مئی 1936ء صفحہ 11 نیز روزنامہ الفضل قادیان۔ 4 نومبر 1937ء، صفحہ 8)

مکرم مولانا صاحب موصوف نے کہا کہ تاریخ اِس بات کی گواہ ہے کہ مخالفین نے جس قدر شوروغوغا ہوسکتا تھا مچایا، سلسلہ سے علیحدگی اختیار کرلی اور لاہور میں اپنا مرکز بنایا، خلافت کی بیعت سے انحراف کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی فتح ونصرت کی کلید آپ کے ہاتھ رہی، اندرونی اور بیرونی مخالف اپنا زور لگاتے رہے۔ یہاں تک کہ مجلس احرار نے شدید مخالفت کا طوفان کھڑا کردیا تو ان حالات میں حضورؓ نے 1934ء میں تحریک جدید کے قیام کا اعلان فرمایا۔

پاکستان ہجرت کے بعد جماعت ابھی پورے طور پر نئے مرکز میں اپنے قدم جما بھی نہ پائی تھی کہ 1953ء میں جماعت اسلامی اور دیگر مذہبی جماعتوں نے کفر کے فتوے صادر کردئے۔ تو سارا پنجاب فسادات کی لپیٹ میں آگیا۔ اور حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے ذریعہ مخالفین کو منہ توڑ جواب دئے اور ساری دنیا میں مساجد کی تعمیر کے منصوبے بنائے اور مشن ہاؤسز کے قائم کئے اور قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کا بیڑہ اُٹھالیا اور فرمایا:

”اُس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا اُستاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اِس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل اَدیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔“

آج خدا تعالیٰ کے ان گنت فضل اور رحمتیں جماعت احمدیہ کے ساتھ ہیں اور اسلام احمدیت ترقی کی راہوں پر رواں دواں ہے۔

آپ نے کہا کہ بعض اوقات ہمارا نوجوان طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم آسانی سے اِن کامیابیوں کے وارث بن گئے ہیں لیکن ہمیں تاریخ کو کبھی بھلانا نہیں چاہئے اور اُن مصائب کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے جن کا سامنا حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں جماعت نے کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی شب وروز دُعاؤں اور ولولہ انگیز قیادت کے طفیل اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ فتح وظفر کی کلید کا یہ وعدہ آج بھی موجود ہے اور تا قیامت باقی رہے گا انشاءاللہ اور حضرت مصلح موعودؓ کی یہ دُعا آج بھی ہمارے ساتھ ہے:

''میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو ہمیشہ خلافت کا خدمت گزار رکھے اور تمہارے ذریعہ احمدیہ خلافت قیامت تک محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت ہوتی رہے اور تم اور تمہاری نسلیں قیامت تک اس کا جھنڈا اونچا رکھیں اور کبھی بھی وہ وقت نہ آئے کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں تمہارا یا تمہاری نسلوں کا حصہ نہ ہو بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تمہارا اور تمہاری نسلوں کا اس میں حصہ ہو اور جس طرح پہلے زمانہ میں خلافت کے دشمن ناکام ہوتے چلے آئے ہیں تم بھی جلد ہی سالوں میں نہیں بلکہ مہینوں میں اُن کو ناکام ہوتا دیکھ لو''۔ آمین

(خدام الاحمدیہ سے خطاب 21 اکتوبر 1956ء، روزنامہ الفضل ربوہ۔24 اپریل 1957ء)

آپ کا یہ پُرجوش خطاب 20 منٹ تک جاری رہا۔

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب کا خطاب

پونے نو بجے اجلاس کے مرکزی خطاب کے لئے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پیش گوئی مصلح موعود کا ایک امتیازی پہلو کے موضوع پر نہایت علمی، تحقیقی اور ایمان افروز تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا رواں انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔

آپ نے سورۃ الشعراء درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں۔

الَّذِیۡ یَرٰىکَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ o وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیۡنَ o

(سورۃ الشعراء 219 تا 220)

اور اپنی اولاد کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے ربّ کے حضور اس دعا کا ذکر کیا کہ :

تیری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

اس دعا کے تناظر میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابت قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں تو بڑی تفصیلی خبروں اور علامات کے ساتھ گزشتہ صحف میں بھی خبریں مذکور ہیں۔ مگر یہ بھی ایک الٰہی تقدیر تھی کہ مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ان پیشگوئیوں میں آپ کے ساتھ ایک بیٹے کا بھی ذکر چلتا چلا آتا ہے۔ چنانچہ آپ نے یہود کی شریعت کی بنیادی کتاب طالمود میں مذکور پیشگوئی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اور حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔

آپ نے بتایا کہ اس موعود بیٹے کا مقام مصلح موعود کا مقام ہے اور خلیفۃ المسیح ہونے کے ساتھ ساتھ آپ موعود بھی تھے۔ چنانچہ یہ مقام نبوت سے تو نیچے ہے مگر خلافت سے بلند مقام ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس موعود بیٹے کے بارہ میں بعض پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور اس پیشگوئی کو بھی پیش کیا جس میں حضور علیہ السلام کو اس عظیم موعود کی مشابہت اور اس کے مسیحی نفس ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ آپ نے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا مانگتے ہیں کہ:

''وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے''

تو یہ دعا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقبول دعا تھی کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے بیٹے کی خبر دی جس نے مسیح نفس ہونا تھا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی زوجہ حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ کو جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی صاحبزادی تھیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ خوش خبری سن لو کہ تمہارے ہاں لڑکا ہوگا جو بہت با اقبال ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ نے میری زبان پر جاری کیا تھا وہ بہت زیادہ تھا اس کا اظہار میں نہیں کرنا چاہتا البتہ اتنا کہہ دیتا ہوں کہ مجھے بتایا گیا کہ وہ مسیحی نفس ہوگا اور حضرت مسیح علیہ السلام سے نہایت گہری مشابہت ہوگی۔'' (روزنامہ الفضل قادیان۔18 اپریل 1925ء، صفحہ 5)

اس کے بعد آپ نے تسلسل قائم رکھتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ 181-182 پر اپنے دس نشان درج کئے ہیں اور دسویں نشان کے متعلق لکھا ہے:

''خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ذریت میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں مَیں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلا ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔''

(تحفہ گولڑویہ۔روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 181-182)

آپ نے وضاحت کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 2000ء کے جلسہ سالانہ کے آخری دن کے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی میں موعود اس ''شخص'' کے بارہ میں احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''میری عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے لئے دعا کریں خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنا دے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے ہے اور فرمایا یہ وعدہ ہے تیری نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ اس دعا نے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے اور میں اسی درد کے ساتھ آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے لئے دعائیں کریں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔16 اکتوبر 2000ء، صفحہ 10)

اس پیشگوئی کی بابت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا یہ عرفان ایک حقیقت ہے اور آپؒ حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں کی تعبیر میں آپؓ کے مثیل ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مصداق تھے جس کا ذکر آپؒ نے جلسہ سالانہ 2000ء میں فرمایا تھا۔ اس سے یہ روشنی ملتی ہے کہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا سایہ حضرت مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں ہمیشہ قائم رکھے گا اور اس میں ایسے پاک نفوس پیدا ہوتے رہیں گے جو گزشتہ پاک ہستیوں کے مثیل بن کر اس کی ہدایت و ترقی کے ضامن ہوں گے۔ یہ پاک لوگ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وعدہ دیا گیا ہے، آپؑ کی پاک ذریت سے ہوں گے۔ واللہ اعلم

آپ نے یہ بھی بتایا کہ مجھے یاد ہے کہ 1986ء کے صد سالہ جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے موقع پر محمود ہال مسجد فضل لندن میں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطاب فرمایا تھا، اس میں بھی آپ نے اس طرح کا اظہار فرمایا تھا کہ پیشگوئی مصلح موعود ایک جاری رہنے والا نظام ہے۔

تعلیمی ایوارڈز

آپ کے خطاب کے بعد نیشنل سیکرٹری تعلیم کینیڈا محترم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب نے گزشتہ سال تعلیمی ایوارڈ پانے والے طلباء کو اسناد اور انعامات تقسیم کئے۔

مختصر خطاب

جلسہ کے اختتام پر صدر مجلس محترم عبدالحلیم طیّب صاحب اور مقامی امیر وان مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نے مختصراً خطاب کیا۔ اور اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب ریفرشمنٹ کے ساتھ ختم ہوئی۔

اس تقریب میں امارت وان کے تقریباً 600 مرد اور خواتین شامل ہوئے اور اس کے انعقاد میں 30 خدام نے حصہ لیا۔

جلسہ مصلح موعود پیس ویلج

20 فروری 2019ء بروز بدھ پیس ویلج امارت کے زیر انتظام مسجد بیت الاسلام میں جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا جو ساڑھے

چھ بجے شروع ہوکر رات پونے نو بجے اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی صدارت مکرم میاں رضوان مسعود صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

جلسہ کا آغاز سورۃ ابراہیم کی آیات 5 تا 7 کی تلاوت کے ساتھ کیا گیا جو مکرم طلحہ باجوہ صاحب نے کی۔ مکرم باسل احمد بھلی صاحب نے تلاوت کا انگریزی ترجمہ پیش کیا اور مکرم افضل محمد صاحب نے تلاوت کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم میاں رضوان مسعود صاحب نے پیش گوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان کیا اور ملک منصور احمد صاحب نے زبانی یاد کی گئی پیش گوئی مصلح موعودؓ کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے اور مکرم علی بٹر صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم خالد احمد منہاس صاحب مربی سلسلہ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا آفس نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر کردہ ایک نظم ترنم سے پڑھ کر سنائی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم جلیس احمد صاحب نے پیش کیا۔

پہلی تقریر

اس کے بعد مکرم مولانا عطاء المنان صاحب مربی سلسلہ نے ''تحریک جدید'' کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے کہا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی منشاء کے مطابق ایک درخت لگایا۔ مخالفوں نے ہر طرح سے اس درخت کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ 1934ء میں مخالفین کی کوششیں اپنی انتہا کو پہنچ گئیں اور احرار نے 1934ء میں دعویٰ کیا کہ وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اس پس منظر میں حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں الٰہی اذن کے تحت تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا:

''یاد رکھو کہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں بھی ہوں گی ان کو دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔''

(فرمودہ خطبہ جمعہ 24 نومبر 1939ء)

آج تحریک جدید کی برکات کے تحت ہم دنیا کے ایک کنارے میں بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کی بارش سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ کیا ہم اب بھی اس درخت کے ساتھ منسلک ہیں، جیسا کہ منسلک ہونا چاہئے؟ کیا ہمارا اور ہماری نسلوں کا اس درخت کے ساتھ پختہ تعلق ہے؟ کیونکہ ایک شاخ جتنی چاہے مضبوط اور پھلدار ہو، اگر اس کو درخت سے کاٹ دیا جائے تو خشک ہو کر ہلاک ہو جاتی ہے۔

پس ضروری ہے کہ ہم اس درخت کے ساتھ پختہ تعلق قائم کریں اور خاص طور پر اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو اس درخت کے ساتھ پیوند کر دیں۔ اس تعلق کو قائم رکھنے کے لئے سب سے ضروری مسجد میں آ کر نماز ادا کرنا اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی عادت ڈالنا ہے۔

ایک دستاویزی ویڈیو

ان کے بعد بابرکت پیش گوئی کے مطابق کامیابیوں اور الٰہی حضرت مصلح موعودؓ کی تائیدوں سے بھرپور زندگی کے بارہ میں ایم ٹی اے پاکستان ربوہ کی تیار کردہ ایک نہایت علمی، تحقیقی اور ایمان افروز دستاویزی ویڈیو پیش کی گئی۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب کا خطاب

ویڈیو کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج کی مرکزی تقریر تھی۔

آپ کی تقریر کا موضوع تھا ''قدرتِ ثانیہ خلافت یا انجمن؟''

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی قدرتِ ثانیہ کے حوالہ سے آپؑ کی وفات کے بعد تمام جماعت نے حضرت الحاج مولوی نورالدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح مان کر اور بیعت کر کے قدرتِ ثانیہ سے مراد نظام خلافت ہی لیا تھا۔ لیکن پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور بعض اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتلاء آیا اور انہوں نے خلافت کی بجائے انجمن کو قدرتِ ثانیہ قرار دینے کی در پردہ کوششیں کیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے سارا دن ان کے ساتھ اس بات پر صرف کیا کہ کسی طرح وہ انتخابِ خلافت پر راضی ہو جائیں۔ لیکن وہ نہ مانے اور سارا دن انتظار کرنے کے بعد احبابِ جماعت نے جب حضرت مصلح موعودؓ کو دیکھا تو بیعت لینے کی درخواست کی۔ احباب کے پُر زور اصرار پر قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کا چناؤ ہوا اور خلافت ثانیہ قائم ہوئی۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی لاہور چلے گئے اور الگ جماعت بنا لی اور احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام نام رکھا۔ یوں انجمن اور خلافت کے دو الگ سلسلے شروع ہو گئے۔ آج 105 سال ہو گئے۔ اور قدرتِ ثانیہ کو سلسلہ خلافت ماننے والے دنیا کے 210 ملکوں میں پھیل گئے ہیں جب کہ انجمن کو قدرتِ ثانیہ سمجھنے والے آخری سانسیں لے رہے ہیں۔ پس قدرت ثانیہ خلافت ہے نہ کہ انجمن۔

صدارتی خطاب

آخر پر مکرم میاں رضوان مسعود صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں حاضرین کو اس عظیم الشان پیش گوئی کی روشنی میں ایک احمدی کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ مبذول کروائی۔

بعدہ مکرم لقمان ربانی صاحب، جنرل سیکرٹری لوکل امارت پیس ویلج نے چند ضروری اعلانات کئے۔

اختتامی دعا

محترم محمد عامر محمود شیخ صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے اختتام پر اجتماعی دعا کرائی۔

شدید سردی کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری 900 تھی۔ حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

جبینِ نیاز

مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب

جھکنے والے ہی سرفراز ہوئے
شہرتوں سے جو بے نیاز ہوئے
جھک گئی جب کہیں جبینِ نیاز
جتنے ذرّے تھے سب حجاز ہوئے
اشک پلکوں پہ جھلملانے لگے
اور سینوں میں دل گداز ہوئے
پھر وہی تخلیوں میں راز و نیاز
پھر وہی سلسلے دراز ہوئے
ہجر کی رات جاگنے والے
اس کی نظروں میں پاکباز ہوئے
بندگی ہے یا عشق کا اعجاز
جو بھی آنسو گرے نماز ہوئے

JALSA MUSLEH MAU‘ŪD ra DAY

لا إله إلا الله محمد رسول الله
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

لا إله إلا الله محمد رسول الله
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

لا إله إلا الله محمد رسول الله
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

لا إله إلا الله محمد رسول الله
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH

THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

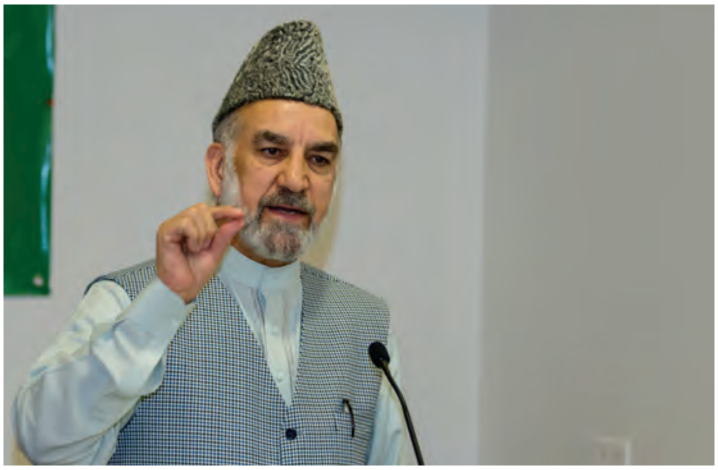

cannot be reformed without the reformation of youth

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

تقریباتِ شادی خانہ آبادی

☆ مکرم ڈاکٹر اطہر احمد صاحب و محترمہ ڈاکٹر عائشہ منصور صاحبہ

29 اپریل 2017ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترمہ عزیزہ ڈاکٹر عائشہ منصور صاحبہ نیویارک اور مکرم ڈاکٹر اطہر احمد صاحب ریگسڈیل کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالر ($10,000) حق مہر پر فرمایا۔

محترمہ ڈاکٹر عائشہ منصور صاحبہ، مکرم نعیم احمد منصور صاحب اور محترمہ ثمینہ منصور صاحبہ کی صاحبزادی ہیں اور مکرم ڈاکٹر اطہر احمد صاحب، مکرم ملک تبسم مقصود صاحب ایڈوکیٹ واقفِ زندگی شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترمہ یاسمین تبسم صاحبہ کے بیٹے ہیں۔

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے دونوں خاندانوں کا تعارف کروایا اور ایجاب و قبول کے بعد دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے، آمین۔

تقریب رخصتانہ

24 فروری 2019ء کو محترمہ ڈاکٹر عائشہ منصور صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس کا اہتمام ان کے والد مکرم نعیم احمد منصور صاحب نے وڈبائن بنکوٹ ٹورانٹو کے ہال میں کیا۔ اعزہ واقارب اور دوست احباب نے شرکت کی۔

تقریب کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت اور دعائیہ اشعار سے ہوا۔ اور مکرم مولانا فرحان احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ آٹوا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

دعوت ولیمہ

اگلے روز 25 فروری 2019ء کو مکرم ملک تبسم مقصود صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر اطہر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام چاندنی کنونشن سینٹر بریمپٹن میں کیا، جس میں نیویارک سے آئی ہوئی بارات اور دیگر دوست احباب شریک ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

یاد رہے کہ دولہا مکرم ڈاکٹر اطہر احمد صاحب کے دادا مکرم ملک مقصود احمد شہید سرائے والہ، محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہؓ کے بیٹے تھے اور صدر جنرل محمد ایوب خاں کے مشیر ایس۔ اے محمود کے صاحبزادے تھے۔

☆ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم میاں محمد نعیم صاحب، وان کی صاحبزادی محترمہ خولہ میاں صاحبہ کا نکاح شعبہ مال جماعت احمدیہ یو ایس اے کے واقفِ زندگی مکرم طلحہ چوہدری صاحب ابن مکرم مبشر چوہدری صاحب امریکہ سے بعوض پانچ ہزار کینیڈین ڈالر ($5,000) حق مہر پر تجویز ہوا تھا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

ولادتیں

☆ عزیزم عفان احمد سلمہ

مورخہ 21 نومبر 2018ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وقار احمد صاحب اور محترمہ عطیہ ستار صاحبہ پیس ولیج ویسٹ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام ”عفان احمد“ عطا فرمایا ہے۔ عزیزم عفان سلمہ، مکرم چوہدری شریف احمد کلو صاحب، پیس ولیج ویسٹ کا پوتا اور مکرم عبدالستار وینس صاحب گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔

☆ عزیزم عیسیٰ احمد خان سلمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم تیمور احمد خان صاحب اور محترمہ نوال مہدی صاحبہ آف یو ایس اے کو مورخہ 29 نومبر 2018ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ مکرم احمد خان صاحب اور محترمہ انیسہ خان صاحبہ آف یو ایس اے کا پوتا اور مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب سابق امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترمہ امۃ النصیر صاحبہ ہملٹن کا نواسہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام ”عیسیٰ احمد خان“ عطا فرمایا ہے اور نومولود کو وقفِ نو سکیم میں قبول فرمایا ہے۔

☆ عزیزم حاذق احمد عظیم سلمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولانا طارق عظیم صاحب مربی سلسلہ وینکوور اور محترمہ مصباح انمول طارق صاحبہ کو ایک بیٹی کے بعد 21 فروری 2019ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بیٹے کا نام ”حاذق احمد عظیم“ عطا فرمایا ہے، اور وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ عزیزم حاذق احمد عظیم سلمہ مکرم مبشر احمد عارف صاحب اور محترمہ امۃ الرشید مبشر صاحبہ ہملٹن کا پوتا اور مکرم ناصر احمد محمود صاحب اور محترمہ شازیہ عنبرین ناصر صاحبہ، جرمنی کا نواسہ ہے۔ نومولود کے جدِ امجد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ حضرت حافظ فضل عظیم صاحبؓ اور حضرت حافظ محمد احمد صاحبؓ آف گجرات تھے۔

☆ عزیزم زاویار مظفر جوئیہ سلمہ

مورخہ 22 فروری 2019ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم امام محمد مطیع اللہ جوئیہ صاحب مربی سلسلہ ہوائی امریکہ اور محترمہ خدیجہ مریم صاحبہ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ”زاویار مظفر جوئیہ“ عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو سکیم میں شامل ہے۔ عزیزم ’زاویار سلمہ‘ مکرم ملک مظفر خان جوئیہ صاحب پیس ویلج کا پوتا اور مکرم محمد خان صاحب میپل کا نواسہ ہے۔

☆ عزیزم حسیب احمد نجیب سلمہ

مورخہ 23 فروری 2019ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم نجیب احمد مبشر صاحب اور محترمہ سونیا صدف صاحبہ کیلگری کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام ”حسیب احمد نجیب“ عطا فرمایا ہے۔ عزیزم ’حسیب سلمہ‘ مکرم مبشر احمد خالد صاحب، محترمہ طاہرہ تبشیر صاحبہ کا پوتا اور مکرم رفیق احمد رضا صاحب مرحوم، محترمہ قدسیہ پروین صاحبہ ربوہ کا نواسہ ہے۔

☆ عزیزہ صبیحہ ندیم خان سلمہا

مورخہ 27 فروری 2019ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مولانا ندیم احمد خان صاحب اور محترمہ ثمرہ ندیم صاحبہ وان ایسٹ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس بچی کا نام ”صبیحہ ندیم خان“

عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

عزیزہ 'صبیحہ سلمہا' مکرم وسیم احمد خان صاحب، محترمہ مسرت شازیہ صاحبہ وان ایسٹ کی پوتی اور مکرم مبشر احمد شاہد صاحب، محترمہ نبیلہ مبشر صاحبہ پیس ویلیج سینٹر ایسٹ کی نواسی ہے۔ اس بچی کے تایا ابو مکرم احسان احمد خان صاحب اور بچی کی والدہ کے تایا ابو مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نے سانحہ لاہور 2010ء کے موقع پر شہادت کا رتبہ پایا۔

☆ عزیزم حسن مہدی سلمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فرید مہدی صاحب اور محترمہ درثمین جالب صاحبہ وان ساؤتھ کو ایک بیٹی کے بعد 15 مارچ 2019ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "حسن مہدی" تجویز ہوا ہے۔ نومولود وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے جو کہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب سابق امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترمہ فیضیہ مہدی صاحبہ مرحومہ ہملٹن کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر مسیح الرحمٰن جالب صاحب اور محترمہ فرحت جالب صاحبہ پیس ویلیج ساؤتھ کا نواسہ ہے۔

ادارہ ان ولادتوں اور شادی بیاہ کے مواقع پر ان کے تمام افرادِ خاندان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی درازعمریں عطا فرمائے اور انہیں اپنے والدین اور ان کے تمام خاندانوں کے لئے قرۃ العین بنائے نیز دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ فقیہ نایاب سلمان عائشہ صاحبہ

20 فروری 2019ء کو محترمہ فقیہ نایاب سلمان (عائشہ) صاحبہ ٹورانٹو جماعت 16 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ 20 فروری 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسی ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 21 فروری 2019ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا آصف احمد خان صاحب مربی ٹورانٹو نے دعا کرائی۔ مرحومہ ایک معصوم نوجوان پیاری بچی تھی جو جاننے والوں میں ہردلعزیز تھی۔

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کہ کفِ دست ساقی چھلک پڑا

مرحومہ نے پسماندگان میں والد مکرم سلمان رحمت اللہ صاحب پاکستان، والدہ محترمہ آمنہ سلمان صاحبہ ٹورانٹو، ایک ہمشیرہ محترمہ لیزا سلمان صاحبہ ٹورانٹو، ماموں مکرم میجر (ر) مسرور احمد صاحب رچمنڈ ہل اور دادا مکرم شیخ لطف الرحمٰن صاحب پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم نذیر احمد صاحب

20 فروری 2019ء کو مکرم نذیر احمد صاحب ٹورانٹو جماعت 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ 22 فروری 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا نوفل بن زاہد صاحب مربی ٹورانٹو نے دعا کرائی۔ مرحوم نہایت مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، متقی، متوکل اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مبارک احمد صاحب، ویسٹن نارتھ ویسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ رحمت بیگم صاحبہ

22 فروری 2019ء کو محترمہ رحمت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سراج دین کھوکھر صاحب مرحوم مسی ساگا جماعت 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ 24 فروری 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسی ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 25 فروری 2019ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ملک مظفر صاحب امریکہ، مکرم مبشر احمد کھوکھر صاحب مسی ساگا، دو بیٹیاں محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد صاحب مسی ساگا، محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ پاکستان، پوتا مکرم محمد فواد شمس صاحب مسی ساگا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم میجر سید طلحہ بن ظریف صاحب

26 فروری 2019ء کو مکرم میجر (ر) سید طلحہ بن ظریف صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس ویسٹن جماعت 80 سال کی عمر میں سڑک پار کرتے ہوئے ایک کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ یکم مارچ 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسی ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود جنازہ اور تدفین کے مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی نیز دور دراز شہروں سیسکاٹون، کیلگری اور امریکہ سے آئے ہوئے اعزا و اقارب شامل ہوئے۔ مرحوم کا تعلق صوبہ بہار انڈیا سے تھا۔ قیام پاکستان کے بعد فوج سے منسلک ہو گئے۔ کینیڈا آنے کے بعد مختلف حیثیتوں سے خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ مجلس انصاراللہ کینیڈا کی مجلس عاملہ کے مخلص رکن رہے۔ آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، متقی، امانت و دیانت میں مثالی، فرض شناس، صابر و شاکر، متوکل اور دعا گو تھے۔ بے لوث خدمتِ خلق کرنے والے، ہمدرد و خیرخواہ اور دوسروں کے کام آنے والے تھے۔ نظام جماعت کی کامل اطاعت ان کا شیوہ تھا اور خلافت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ اسی برس کی عمر میں باقاعدہ سائیکل چلایا کرتے تھے۔ اور دوسروں کو ورزش اور سیر کی ترغیب دیتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ، تین بیٹے مکرم سید عمیر بن ظریف صاحب، مکرم یاسر بن ظریف صاحب امریکہ، مکرم عبید بن ظریف صاحب کیلگری، ایک بیٹی محترمہ سیدہ ہبۃ الکوثر صاحبہ اہلیہ مکرم طیب مبارک صاحب کنگسٹن اور دو ہمشیرگان محترمہ خنسہ بنت ظریف صاحبہ ناروے اور محترمہ زہرہ بنت ظریف صاحبہ آسٹریلیا یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے اور بھی اعزہ و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم چوہدری مجید احمد صاحب

14 مارچ 2019ء کو مکرم چوہدری مجید احمد صاحب بھٹے والے، وان جماعت 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ 15 مارچ 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 16 فروری 2019ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی اور مخلص احمدی تھے۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجا

لاتے رہے۔صدر حلقہ دارالعلوم وسطی رہے۔ ہمدرد و خیر خواہ،غریب پرور اور صدقہ وخیرات کرنے والے تھے۔خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی۔آپ کے صاحبزادے مکرم مظفر احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی عاملہ کے رکن اور آپ کی بہو محترمہ سمیرہ مظفر صاحبہ حلقہ وڈبرج نارتھ کی صدر لجنہ ہیں ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد بھٹے کا کاروبار شروع کیا۔ ربوہ کے تعمیراتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔مسجد النصرت دارالرحمت وسطی کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سعیدہ مجید صاحبہ، تین بیٹے مکرم منور احمد صاحب امریکہ، مکرم مقبول احمد مبشر صاحب دبئی، مکرم مظفر احمد صاحب وڈبرج اور تین بیٹیاں محترمہ رخسانہ مظفر صاحبہ تنزانیہ، رضیہ خالد صاحبہ یوکے اور محترمہ فرزانہ مجید صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

22 فروری 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج نے مکرم نذیر احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم صوفی عبداللطیف صاحب

6 جنوری 2019ء کو مکرم صوفی عبداللطیف صاحب کوٹلی آزاد کشمیر ربوہ میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم شریف النفس اور خدمت گزار تھے تیس سال تک سیکرٹری مال رہے۔دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرم محمد لطیف صاحب پیس ویلج کے قریبی دوست تھے۔

☆ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

03 فروری 2019ء کو محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ مانٹریال میں 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ مکرم وحید احمد ملک صاحب وان جماعت کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ

16 فروری 2019ء کو محترمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم بابو محمد اسحاق سنوری صاحب مرحوم لاہور میں 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، متوکل، دعا گو خاتون تھیں۔خلافت سے محبت ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔آپ حضرت منشی عبداللہ سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم کلیم اللہ فیضی صاحب رضاکار بیت الاسلام مشن ہاؤس کی خالہ اور محترمہ حرا جمال صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الاول حمید صاحب بریمپٹن کی نانی تھیں۔

☆ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ

20 فروری 2019ء کو لاہور میں محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب سرگودہا 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔آپ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب سابق نائب ناظر تعلیم ربوہ کی بیٹی اور حضرت حافظ عبدالعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں۔لمبا عرصہ صدر لجنہ رہیں۔مکرم اعجاز السمیع صاحب ویسٹن اور مکرم وقار مصطفیٰ صاحب بریمپٹن کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ عتیقہ ریحان صاحبہ

9 مارچ 2019ء کو ربوہ میں محترمہ عتیقہ ریحان صاحبہ 28 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ اور واقفہ نو تھیں۔10 مارچ کو نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔آپ مکرم انجم شہزاد صاحب کی اہلیہ، مکرم ریحان احمد ناصر صاحب، محترمہ ناصرہ ریحان صاحبہ کی بیٹی، مکرم جاوید احمد ریحان صاحب ہملٹن اور محترمہ نداء ریحان صاحبہ ملٹن کی ہمشیرہ تھیں۔

15 مارچ 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم چوہدری مجید احمد صاحب بھٹے والے کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم سید فضل احمد صاحب

25 فروری 2019ء کو مکرم سید فضل احمد صاحب فلاڈلفیاء میں 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی، نیک، صالح، خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔آپ، محترمہ سیدہ منیرہ اہلیہ مکرم سید علی انور صاحب وان جماعت کے بڑے بھائی تھے۔

☆ مکرم حق نواز صاحب

28 فروری 2019ء کو مکرم حق نواز صاحب شورکوٹ روڈ میں 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔مخلص اور فدائی احمدی تھے۔خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا۔پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ سات بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد زکریا صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا کے کارکن اور محترمہ شازیہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم منور حسین صاحب بریمپٹن کے والد تھے۔

☆ مکرم ریاض احمد ارشد صاحب

2 مارچ 2019ء کو مکرم ریاض احمد ارشد صاحب، صدر جماعت کوٹلی افغاناں ضلع منڈی بہاؤالدین میں 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔حضور انور نے 14 مارچ کو نماز ظہر کے بعد مسجد فضل لندن میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔خلافت سے والہانہ محبت اور عشق تھا۔پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم، مکرم شکیل احمد صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس ویسٹن جماعت کے والد اور مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس کے بہنوئی تھے۔

☆ محترمہ مقصودہ منظور صاحبہ

11 مارچ 2019ء کو محترمہ مقصودہ منظور صاحبہ واہ کینٹ، پشاور میں 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ، محترمہ طاہرہ پروین باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم وحید احمد باجوہ صاحب وان جماعت کی والدہ تھیں۔

ادارہ مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین